ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

بیشک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا۔ جب تک کہ وہ قوم اپنی حالت نہ بدلے

شرح قیمت جو ہر حال میں پیشگی لی جائیگی

عوام سے	۵
خواص سے	۱۰
ہندوستان سے باہر	۷
غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے	۳/۱۲

جلد ۱۵ نمبر 39

الحکم

قادیان دارالامان

مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۱۱ء

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

قادیان دارالامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے شائع ہوتا ہے

مطبع انوار احمدیہ قادیان دارالامان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب مالک و ایڈیٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا

اعلان متعلق جلسہ

چونکہ سال ہائے گذشتہ میں مہمانوں کے کھانا کھلانے کے متعلق بہت سی دقت پیش آتی رہی ہے اور اس وجہ سے بعض اوقات مہمانوں کو تکلیف پہنچتی رہی ہے۔ اور چونکہ بوجہ قلت جگہ و بوجہ قلت کارکنان اس جگہ کھانا کھلانے کا انتظام خود اسی جماعت کے ممبر کریں گے۔ امید ہے کہ سب جماعتیں اور احباب اس انتظام میں شرح صدر سے حصہ لیں گے۔

(۱) سہولت کے لئے مہمانوں کو بیس حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر ایک حصہ میں ایک آدمی منتظم اس حصہ جماعت کی طرف سے ہوگا جو اس حصہ جماعت کا امیر کہلائیگا اور اس کی مدد کے لئے ایک آدمی منتظم جماعت قادیان کا ہوگا۔ جو معاون کہلائیگا۔ امیر اور معین اس حصہ جماعت کی آسائش کے ہر طرح سے ذمہ وار ہوں گے اور ان سب کاموں کو سرانجام دیں گے۔ جو اُن کے متعلق دکھائے گئے ہیں۔ یہ فہرست بذریعہ سرکلر لیٹر کے تمام انجمنوں میں پہنچائی گئی ہے۔

(۲) اب اور نیز ایام جلسہ میں ہر ایک امر دریافت طلب دفتر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان سے دریافت کیا جاوے۔ ایام جلسہ میں اس دفتر کے ہیڈ بوجہ مصروفیت سکرٹری جناب مولوی شیر علی صاحب ہوں گے اور ان کے نیچے منشی محمد نصیب و میر مظہر قیوم کام کریں گے۔

(۳) جو مہمان **خاص انتظام** چاہتے ہوں۔ وہ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ سے خط و کتابت کریں۔

(۴) تقسیم مکان کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر جگہ سے انجمن آنے والے احباب کی تعداد کا اندازہ کر کے پہلے سے اطلاع دیں جیسا کہ اس بارہ میں پہلے بھی تاکیدی کارڈ بھیجے جا چکے ہیں۔

(۵) مہمانوں کو مناسب ہوگا کہ تقسیم مکان میں دخل نہ دیں۔ بلکہ اگر کوئی تکلیف ہو۔ تو پہلے منتظم مکان سے (جن کا نام ماسٹر عبد العزیز ہے) بیان کریں اور اگر پھر بھی کوئی انتظام نہ ہو تو دفتر سکرٹری صدر احمدیہ میں اس کی اطلاع دیں۔ حتی الوسع آرام پہنچانے کی کوشش کی جاویگی۔ مگر جو مشکلات تنگئی جگہ کی وجہ سے ہوتی ہیں ان کا دور کرنا مشکل کام ہے۔

(۶) چونکہ کھانا کھلانے کا انتظام ایسی صورت میں کیا گیا ہے۔ کہ مہمانوں کو خود براہ راست لنگر خانہ میں جانے کی تکلیف نہ ہو۔ اس لئے یہ ضروری ہوگا۔ کہ ہر ایک جماعت یا ہر ایک صاحب جو کہ تشریف لاویں۔ وہ اپنے حصہ جماعت کے امیر کی وساطت سے یا اس کی عدم موجودگی میں بلا وساطت اس کے معاون کو اپنے آنے کی اطلاع دیں۔ اور اسی کے ذریعہ سے کھانا منگوانے کا انتظام کریں۔ چونکہ بدوں ایسی اطلاع کے تکلیف پیش آوے گی۔ لہذا اس کے متعلق ہر ایک جماعت اپنے سب ممبروں کو اچھی طرح سے آگاہ کر دے تاکہ یہاں آکر تکلیف کا سامنا نہ ہو۔

(۷) مہمانوں کے بستروں کے لئے جو پیدل آنا پسند کریں حسب معمول گڈے کا انتظام ہوگا۔ جو ۲۵ دسمبر کو دس بجے کی گاڑی سے لیکر ۲۷ دسمبر دس بجے کی گاڑی تک رہیگا۔

(۸) بٹالہ میں انتظام استقبال مہمانان منشی عبد الحمید صاحب کے سپرد ہوگا۔

(۹) آنیوالے احباب اس بات کا خیال رکھیں کہ بٹالہ میں جو گاڑی دس بجے صبح کے پہنچتی ہے اُس میں آنے سے ان کو سہولت رہے گی۔

اس کے علاوہ دو اور گاڑیاں بٹالہ میں پہنچتی ہیں۔ ایک شام کے تین بجے اس میں جو صاحب آویں گے یا تو انہیں یکوں پر قادیان آنا ہوگا۔ ورنہ رات بٹالہ میں ٹھہرنا ہوگا۔ جہاں سرائے میں ان کے ٹھہرنے کا انتظام ہوگا۔ کیونکہ اس وقت گڈہ چل کر بستر رات کو سونے کے وقت تک نہیں پہنچا سکتا۔

دوسری گاڑی رات کے دس بجے کے قریب بٹالہ پہنچتی ہے جو احباب اس گاڑی میں آویں۔ ان کے رات ٹھہرنے کا انتظام بھی بٹالہ میں ہوگا۔ مگر کھانے کا انتظام اس وقت کوئی نہیں ہو سکے گا۔ ایسے احباب امرتسر کے سٹیشن سے کھانا کھا کر آویں۔

(۱۰) اس بات کو ضروری طور پر نوٹ کیا جاوے اور ہر ایک آنے والے دوست کے کانوں تک پہنچایا جاوے کہ یہاں کوئی بھی انتظام بستر کا ان ایام میں ہونا مشکل ہے۔ چونکہ سردی سخت ہے۔ سب احباب کافی انتظام اوپر اور نیچے کیلئے بستر کا ساتھ کر کے آویں۔

(۱۱) وہ مہمان جو اپنے بستر گڈوں پر دینا چاہیں۔ ان بستروں کو منشی عبد المجید اور اس کے مددگاروں کے سپرد بمقام بٹالہ کر دیں۔ مگر یہ یاد رہے کہ ہر ایک صاحب اپنے سامنے اپنے بستر پر اپنے نام کی چٹ اور سرخ یا سبز پنسل سے کپڑے پر نمبر لکھوالیں اور اس نمبر کو خود بھی یاد رکھیں۔ یہ بستر بمقام قادیان کل کے کل منتظم مکان کے سپرد ہوں گے اور صرف اسی کی وساطت سے مہمانوں کو ملیں گے۔ خود گڈے پر کوئی بستر واپس نہ لیں۔

(۱۲) کھانا کھلانے کا انتظام ہر حصہ جماعت کا خود اس حصہ جماعت کے ہاتھ میں ہوگا۔ اس لئے سب جماعتوں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ ایسے آدمی منتخب کر کے ساتھ لاویں۔ جو جماعت کو کھانا کھلانے کا انتظام کریں۔

(۱۳) جلسہ کی تاریخیں کو ۲۷-۲۸-۲۹ رکھی گئی ہیں۔ مگر یہ ضروری معلوم ہوا ہے۔ کہ لیکچروں کا سلسلہ ۲۶ دسمبر بعد از دوپہر شروع ہو جاوے اور ۲۹ دسمبر کو نماز جمعہ سے پہلے ختم ہو جاوے اس طرح پر پورے تین یوم جلسے کے لئے مل سکیں گے اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد جو مہمان جانا چاہیں جا سکیں گے۔

(۱۴) پروگرام سر دست حسب ذیل تجویز کیا گیا ہے وس میں جو تغیر ہوگا اس کی اطلاع ایام جلسہ میں دفتر سکرٹری سے ملتی رہے گی۔ اور اسی وقت وقت کی تعیین بھی ہو سکیگی۔

پروگرام جلسہ (علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریروں کے جن کے لئے کوئی تعیین نہیں کی جا سکتی) ۲۶ دسمبر بعد از دوپہر۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور چودہری فتح محمد صاحب

۲۷ دسمبر۔ مولوی سید محمد احسن صاحب صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب۔ شیخ تیمور صاحب۔

۲۸۔ رپورٹ سکرٹری انجمن احمدیہ۔ نظم میر حامد شاہ صاحب اپیل خواجہ کمال الدین صاحب۔

۲۹ دسمبر ۱۹۱۱ء۔ مولوی صدر الدین صاحب۔ مفتی محمد صادق صاحب۔

سکرٹری صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان دار الامان۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء

احمدی قوم کی طرف سے لاہور میں جلسہ تاجپوشی

احمدی قوم نے مختلف مقامات پر تاجپوشی کی خوشی میں جلسے کئے ہیں۔ انجمن احمدیہ لاہور نے مندرجہ ذیل روئیداد بغرض اندراج بھیجی ہے۔ ایڈیٹر

ایک عام جلسہ انجمن احمدیہ لاہور آج ۱۲۔ دسمبر ۱۹۱۱ء کو بوقت ۸ بجے صبح مسجد احمدیہ واقع لاہور میں منعقد ہوا۔ جناب خواجہ کمال الدین صاحب صدر جلسہ تجویز ہوئے اور حسب ذیل رزولیوشن پاس ہوئے۔

رزولیوشن جناب شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویر ہوئس نے تجویز کیا۔ جس کی تائید شیخ نور احمد صاحب و میاں چراغ الدین صاحب نے کی۔

(۱) ہم جماعت احمدیہ لاہور بڑے ادب اور عقیدت کے ساتھ حضور شہنشاہ معظم قیصر ہند اور حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بالقابہم کے حضور میں اس مبارک موقعہ تاجپوشی پر مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اور درازی عمر و ترقی جاہات کے لئے بصدق دل دعا کرتے ہیں۔

دوسرا رزولیوشن ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ایل۔ ایم ایس پروفیسر میڈیکل کالج لاہور نے پیش کیا۔ اور حکیم محمد حسین صاحب قریشی اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کیمیکل اگزیمنر پنجاب نے تائید کی پاس ہوا۔

تیسرا رزولیوشن کل ممبران جماعت احمدیہ لاہور اس مبارک موقعہ کی یادگار میں اپنے اپنے مکانات پر روشنی چراغاں کریں۔ اور حسب توفیق مساکین وغیرہ کو کھانا کھلاویں۔

تیسرا رزولیوشن میاں چراغ الدین صاحب نے تجویز کیا۔ اور جس کی تائید محمد موسیٰ صاحب سوداگر و منشی محبوب عالم صاحب نے کی اور پاس ہوا۔

(۴) رزولیوشن ۱ کے متعلق اطلاع بذریعہ تار بخدمت جناب پرائیویٹ سکرٹری جناب ملک معظم دیجاوے اور اس کی ایک ایک کاپی بخدمت جناب پرائیویٹ سکرٹری صاحب حضور وائسرائے کشور ہند سکرٹری صاحب جناب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب ارسال کی جاوے۔ اور نقل روئیداد جلسہ بخدمت جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بغرض اطلاع بھیجی جاوے۔ رزولیوشن ۱ مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی نے تجویز کیا اور جس کی تائید حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ نے کی اور پاس ہوا۔

(۶) اس کارروائی کی نقل اخبارات انگریزی و اردو میں برائے

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مشتہروں کی تیز و طراری نے مریضوں کی آہ و زاری آجکل وہ سماں دکھا رہی ہے کہ الاماں لیکن ہمارا کام صرف باتوں سے ہی نہیں چلتا۔ ہم پہلے مفت دوا دیتے ہیں اول منگواؤ پھر آزماؤ۔ بھلا اس میں بھی دھوکہ ہے تو اے تناسل کے متعلق ان دنوں مختلف بیماریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے یعنے اس مرض کے لئے یہ معجون تیار کی ہے جس کے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل انشاء اللہ فوراً رفع ہوتے ہیں اور ہر قسم کی شکایت کیلئے انشاء اللہ مفید ہے۔ ہمارا کام یہ نہ تھا کہ لکھ مارتے جو اہل ہے جیسا ہوئی ہیں اول نمونہ مفت منگا لیجئے پھر اگر شفا ہو تو طلب کیجئے قیمت فی شیشی طلا طلسمی پرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی غلط کاریوں سے امراض لاحق ہو گئے ہیں ایسے وفا خورکشی تک نوبت پہنچی ہو ہر اس طلا سے فائدہ اٹھائیں اور معجون کی علیحدہ کھائیں انشاء اللہ اسکو مفید پائینگے قیمت ۔ سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرتا ہے کہ لوگ عبارت پڑھانیوالا فیلہ سفوف دندان دانتوں کی کل بیماریوں کیلئے مجرب

حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڈھ دہلی

کیا آپ بیمار ہیں؟

جبکہ آپ کی طبیعت درست نہ ہو اس سے کچھ بحث نہیں کہ کونسی آپ کو شکایت ہے۔ آپ ضرور خود سے یہ سوال کیجئے کہ آیا دن بھر میں ایک دست صاف ہوجاتا ہے اگر یہ بات نہ ہو تو رات کو سوتے وقت دو یا تین ہاضمہ کی گولیاں (ڈوینس ڈنر پلس) کھا لیجئے دوسرے روز صبح کو دست صاف ہوگا اور پیشتر کی نسبت آپ کو فوراً زیادہ اچھا معلوم ہوگا۔ قبض کی وجہ سے آنتوں میں فضلے زیادہ دیر تک رہتے ہیں اور ایسا فاسد مادہ پیدا کرتے ہیں کہ دنیا کے نصف سے زیادہ مرضوں کا باعث ہوتا ہے اس سے بخوبی سمجھا جائیگا کہ کیوں قبض سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جگر کی شکایت ہیجان صفرا صفراوی بخار یا تپ بدہضمی پٹھوں کی کمزوری جسم کی نقاہت امراض قلب یعنی دل دوار یعنی چکر آنا درد سر نفخ کھٹی ڈکاریں آنا مستورات کی بیماریاں

اگر بہت عرصہ یہی حالت رہی تو خون کثیف ہوجاتا ہے اور صحت ہمیشہ کے لئے خراب ہوجاتی ہے۔ ڈون کی ہاضمہ کی گولیاں (ڈوینس ڈنر پلس) نباتات سے بنائی گئی ہیں اور مذکورۃ الصدر مرضوں کو شافی ہیں۔ کیونکہ وہ فاسد اور زہریلے ابخروں کو نکالتی ہیں۔ جگر کو قوت عطا کرتی ہیں۔

قیمت ۱۲/ و ۲/ و ۱۲/ بارہ آنے والی شیشی میں ۱۲۰ گولیاں ہیں جو ۱۲/ والی شیشی سے پچگنی ہیں۔

ڈون پی او باکس نمبر ۲۰ بمبئی سے طلب کرو

پانچ روپے سے دو لاکھ روپیہ کیطرح ہوگئے؟

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا لیکن آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے قدرت ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں بیس ہزار نہیں بلکہ پورے دو لاکھ روپیہ کی جائداد کا بلا شرکت غیرے مالک و مختار ہوں میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے چند سال ہوئے میں پانچ روپیہ میں روح حیات کی تجارت شروع کی تھی اور اب تک دس لاکھ روپیہ کا فروخت ہو چکا ہے جس شخص نے میری اس ایجاد کو ایک دفعہ استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کیواسطے مجسم اشتہار بنگیا ہے صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور میری تین یوم کی آمد ۸۸۳ روپیہ تصدیق کرتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ جبتک کوئی دوائی نہ صرف مفید ہو اس کی اس قدر بکری ناممکن ہے۔ بقول حضرت داغ دہلوی وہ شخص بڑا ہی بد نصیب ہے جو اب تک روح حیات کے مجرب فوائد سے اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے۔ سنئے روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اس کے پینے والے کو آسان ہے کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر سیجر بی ناتھ صاحب بہادر لفٹنٹ سرجن انڈین میڈیکل سروس حضور شاہ ایڈورڈ ہفتم اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ احباب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک پیدا کر کے ہڈیوں کے گودے فاسفورس کو چمکا کر خون صالح پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اپنی برقی طاقت سے چاق و چوبند کر کے مردانہ احساس کو صحیح و تندرست بنا دیتا ہے کہ اگر حوادث زمانہ تلواریں بھی ماریں تو بھی چٹ ہو کر بے آب ہو جاویں۔ ہندوستان و انگلستان وممالک غیر کے بہترین اور ملنے ہوئے ڈاکٹروں میڈیکل کالج کے لیکچراروں معزز عہدہ داروں کے سارٹیفکٹوں کے باوجود امتیاز زمانہ کے مدت سے استعمال ہونیکے بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۸۸۳ روپیہ کی روح حیات کی تین دن کی بکری ہی کونسی ہی جو یہ نتیجہ نکالے کہ اس وقت روح حیات انسان کی دوبارہ زندگی کیلئے لاثانی دوا نہیں ہے کہ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قانون قدرت عامل ہونے سے جو لوگ امراض اعصابی پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں انکے لئے روح حیات تریاق کامل ہے یہ مفرد دوا ہے یہ نہ صرف دوا ہی ہے بلکہ اعصابی طاقت افزا غذا بھی ہے یہ وہ مقوی اسرح ہے جو دو یوم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے چہرے پر رونق آ جاتی ہے حاصل ہوتی ہے قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے بیگر امراض جو کثرت فواحشات اور طفولیت کی نازیبا حرکات سے لاحق ہو گئے ہوں انکے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے نامردی ضعف باہ ضعف مثانہ جریان سرعت رقت ضعف اعصاب ضعف معدہ ضعف دماغ ضعف جگر۔ ذیابیطس اور اختلاج قلب کیواسطے روح حیات بمنزلہ تریاق ہے جسمانی کمزوری۔ لاغری بے رونقی اور زردی چہرہ کیلئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دی جائے تو بجا ہے حلق سے اترتے ہی اسکا خاص اثر ان اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے بڈھا کو جوان مرد اور جوان کو مستانہ اور بوڑھے کو صاحب کار بنانا اسی روح کا کام ہے اس کے استعمال سے علی العموم اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے روح حیات کی حیرت انگیز شہرت اور کثرت خریداری کو دیکھ لوگ مجھے کیمیاگر کے نام سے پکارتے ہیں۔ قیمت فی شیشی روح حیات ۵/ روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الاثر دوائی روغن دافع سستی موجود ہے جو بذریعہ بیرونی استعمال سے مردہ اعصاب کو زندہ کرتا ہے۔ رگوں پٹھوں کی سستی اور لاغری وغیرہ دور ہو کر طاقت بحال ہو جاتی ہے مایوس مریض مردی کو مرد کامل بنا تا ہے اور لطف یہ کہ پھر عمر بھر کسی اور دوائی کی ضرورت نہیں رہتی قیمت روغن دافع سستی شیشی کلاں للعہ شیشی خورد ۲/

یہ دوائیں حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیاگر پروائٹر شفاخانہ عام لاہور سے طلب کرو

اعلیٰحضرت ملک معظم جارج پنجم و علیا حضرت ملکہ معظمہ دام اقبالہما کی تشریف آوری و تاجپوشی کی

خوشی میں

ویش اُپکارک اوشدھالیہ کی تمام ادویات و کتب

معہ مشہور دوائی

(رجسٹری شدہ) "امرت دھارا" (رجسٹرڈ)

۳۱-جنوری ۱۹۱۲ء تک ¾ قیمت پر ملینگی گویا روپیہ میں ۴ر کی رعایت ہوگی

اس حساب سے امرت دھارا کی بڑی شیشی کا ۱۲ اور نمونہ کا ۱ر ہوگا

ایک پیسہ کا کارڈ بھیجکر مکمل فہرست ادویات جلد طلب فرماویں

یاد رہے کہ رسالہ کام ورتی شاستر جس کے اندر ۵۲ دستی اور ۵۰ فوٹو بلاک کی تصاویر ہیں بجائے پانچروپیہ کے چار روپے میں ملیگا اور اخبار ویش اُپکارک ہندی و اُردو کی قیمتوں میں کوئی رعائت ہوگی

خط و کتابت و تار کا پتہ اتنا کافی ہے } **"امرت دھارا" ۸۵ برانچ لاہور**

المشتہر

ٹھاکر دت شرما وید ایڈیٹر اُردو و ہندی ویش اُپکارک و مصنف متعدد

رسالہ جات طبی و موجد امرت دھارا لاہور

بچوں کی تندرستی

والدین کو ہمیشہ گھر سے تعلق خاطر موجب ہوتا ہے - اگر بسست یا پژمردہ اور بھوک تھک گئی ہو تو اس کو فوراً

اسکاٹس ایملشن

دینا چاہیئے

اس کے دودھ

میں چند قطرے ملا کر دیجئے

سے بچہ میں بڑا فرق ہوجائیگا

جو تندرستی کی یقینی علامت

ہے۔

ہاتھ سے

چھوا نہیں جاتا

اسکاٹ ایملشن مینوفیکچرنگ کیمسٹس لنڈن

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھاکر سوجاؤ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا۔ پیٹ کی گرانی و مروڑ نہیں ہوگا حسب معمول نہانے اور کہانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ۱۶- برس سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے آئے ہیں یہ گولیاں کل میٹھی ہوئی ہیں مقدار و وزن میں گولیاں برابر ہیں ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہیئے قیمت سولہ گولیوں کی ڈبیہ ۵ر ایک سے ۶ ڈبیہ تک محصولڈاک ۵ر

درد سر اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لحظہ میں دور ہوجاتا ہے یہ دوا لحظہ میں اچھا کر دیتا ہے اور بیلچ جیسے ٹیس چمک رگوں میں لہر ٹمیس کن کنی کا جو کہیں چھونے سے ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہوجاتا ہے درد سر نصف ہو یا تمام سر میں کسی وجہ سے درد ہو فوراً دور ہو جاتا ہے اس لیئے ہر خاص و عام کو یہ دوا اپنے پاس رکھنا لازم ہے قیمت ۳ ٹکیوں کی ایک ڈبیہ ۸ر محصولڈاک ایک سے ۶ ڈبیہ تک ۸ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ورود قیصر اور الحکم

ملک معظم قیصر ہند کے ورود پران کے بمبئی پہنچنے کے دن ایڈیٹر الحکم نے اپنے ناظرین کی طرف سے مندرجہ ذیل پیام خیر مقدم کا بذریعہ تار روانہ کیا۔

"ایڈیٹر الحکم اپنے ناظرین کیطرف سے ملک معظم قیصر ہند کو ورود ہند پر صدق دل سے خیر مقدم کہتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ ہز امپیریل میجسٹیز کا یہ ورود تاج برطانیہ اور اہل ہند کے لئے ہر قسم کی برکتوں کا موجب ہو۔ پھر ایک بار ارادت و عقیدت سے عرض کرتا ہے

"اے آمدنت باعث آبادی ما"

اس تار کے جواب میں اسی روز ملک معظم کے پرائیوٹ سکرٹری نے تحریر فرمایا کہ

"ملک معظم نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپکے وفادارانہ تار کا شکریہ ادا کروں"

کہنے کو تو یہ ایک معمولی امر ہے کہ لوگ تار دیتے ہیں اور ان کے شکریہ کا تار بھیجا جاتا ہے۔ مگر میں نے اسکو کسی نمائش یا معمولی امر کی حیثیت سے پیش نہیں کیا بلکہ ایک خاص سبق کے لئے پیش کیا ہے ورنہ ایڈیٹر الحکم ہر ضروری موقعہ پر اپنا فرض سمجھتا رہا ہے کہ اپنے ناظرین کی اس وفاداری اور ارادت و عقیدت کو جو وہ مذہبی حیثیت سے تاج برطانیہ سے رکھتے ہیں پیش کرے اور اس سے پہلے متعدد تار مختلف موقعوں پر بھیجے گئے اور ان کے جوابات موصول ہوئے۔ میں اس سے صرف یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ یہ قوم کیسی فرض شناسی اور شکر گذاری کی روح اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور منجملہ دیگر اسباب کے جو اس قوم کی سلطنت و شاہنشاہی کے یہ بھی بڑا باعث ہے کہ

اس قوم میں شکر گذاری کی روح کام کرتی ہے ان کے آداب زندگی میں یہ امر داخل ہو گیا ہے کہ وہ جاتا ہے اس معمولی امور میں اور اسے شکریہ کے سے قیمت ہے کیونکی اگر ایک جنٹلمین کو اس کی چھتری یا چھڑی ملکر دو اس کے بجن بنبرہ وہ کا کاغذ اٹھا کر دیں وہ فوراً کہیگا "میں آپکا شکر گذار ہوں"

یہ روح اسلام نے مسلمانوں میں پیدا کی تھی قرآن کریم نے فرمایا **هل جزاء الاحسان الا الاحسان** اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہانتک فرمایا **من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ** کہ جو شخص انسان کا شکر گذار نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گذار نہیں ہو سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان ایک مرئی ہستی ہے اور جب یہ اس مرئی ہستی کی مہربانی کا شکر گذار نہیں ہو سکتا جسکو مشہود اور محسوس کرتا ہے پھر خدا تعالیٰ جو الغیب ہے اس کا شکر گذار کیونکر ہو گا مسلمانوں کو یہ تعلیم دی گئی تھی۔ مگر باوجود اس تعلیم کے ان کی جو حالت ہے وہ عیاں ہے۔ اظہار شکر گذاری کے لئے انھیں ایک لفظ سکھایا گیا تھا کہ وہ **جزاک اللہ** کہیں۔ اور پھر عملی رنگ میں جو کچھ بھی اس احسان کا بدلہ ہو وہ ادا کریں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ فطرت اور اولوالعزمی کا اس سے پتہ لگتا ہے کہ آپ نے عملی رنگ میں اس تعلیم کو پھیلایا یہانتک کہ چھینک کے جواب میں جب دوسرا شخص **یرحمک اللہ** کہے تو چھینک لینے والا فوراً اسے **یہدیکم اللہ** کہے۔ یہ مثال میں نے عملی شکر گذاری کی چھوٹی سی پیش کی ہے غرض مسلمانوں کو عملی شکر گذاری کی تعلیم دی گئی تھی اور یہ بھی بتایا گیا تھا کہ **لئن شکرتم لازیدنکم** یعنی اور اسے شکر پر از دیاد نعمت ہو گی۔ یہ بھی ایک مسلمہ امر ہے اس تعلیم سے انگلش قوم نے فائدہ اٹھایا اور اس کے نفع سے تمتع ہو رہی ہے مجھے بارہا خیال آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ادنیٰ جزو ایمان **اماطة الاذی عن الطریق** ہے یعنی راستوں سے تکلیف دہی کے اسباب دور کرنا۔ اب دیکھو لوگ راستوں کو اس قوم نے کس عمدگی سے صاف کیا اور اس جزو ایمان پر کیسا عمل کیا اس قسم کے تمام اسباب کو اگر جمع کیا جاوے اور تفصیل سے بیان کیا جاوے تو معلوم ہو گا کہ ایمان کے کسقدر شعبوں سے فائدہ اٹھایا ہے میں نے صرف اسی ایک خیال کو پیش کرنیکے خیال سے اس واقعہ کو آپکے سامنے رکھا ہے خدا کرے کہ ہم میں بھی شکر گذاری کی روح پیدا ہو

اعلان شاہنشاہی

منجانب

اعلیٰ حضرت اقدس بادشاہ قیصر ہند

اعلیحضرت اقدس کی مملکت محروسہ میں اعلیحضرت موصوف کی رسم تاجپوشی کے ادا ہونیکے اعلان عام کیلئے چونکہ ہم بدولت و اقبال نے بذریعہ اپنے شاہی اعلانات مورخہ ۱۹ ماہ جولائی اور سات نومبر ایکہزار نو دس عیسوی اپنے جلوس کے پہلے سال میں اپنے ارادہ شاہنشاہی کا اعلان اور اظہار فرمایا تھا کہ خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم اپنی شاہی تاجپوشی کی رسم ماہ جون ایک ہزار نو سو گیارہ عیسوی کی بائیس تاریخ کو ادا فرمائینگے۔

اور چونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جمعرات کے دن گذشتہ جون کی بائیس تاریخ کو ہمیں اس رسم کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور چونکہ اپنے شاہی اعلان مورخہ ۲۲ ماہ مارچ ایکہزار نو سو گیارہ عیسوی اپنے جلوس کے سال میں ہم نے اظہار فرمایا تھا کہ ہمارا شاہی ارادہ ہے کہ ہم اپنی مملکت ہندوستان کی تمام رعایا کو بذات خود مطلع فرمادیں کہ رسم مذکور حسب مدعا ادا ہو چکی ہے اور اپنے گورنروں لفٹنٹ گورنروں اور دیگر افسروں اور اپنی زیر حمایت دیسی ریاستوں کے والیان اور امراء اور اپنی سلطنت ہندوستان کے تمام صوبجات کے عمائدین کو اپنے حضور میں طلب فرماویں لہذا اس فرمان شاہی کے ذریعہ سے ہم اس کا اعلان فرماتے ہیں اور اپنے تمام عہدہ داران اور تمام والیان ریاستہائے اور اپنی رعایا کو جو اس موقعہ پر دہلی میں جمع ہیں اپنا شاہی اور شہنشاہی سلام ابلاغ فرماتے ہیں۔ اور مطمئن کرتے ہیں کہ ہمکو اپنی سلطنت ہندوستان سے دلی انس ہے۔ اور اس کی صلاح و فلاح ہمارے مد نظر ہے اور ہمیشہ مد نظر رہیگی۔ یہ اعلان بارہویں دسمبر ایکہزار نو سو گیارہ عیسوی کو ہمارے جلوس کے دوسرے سال میں ہمارے دربار دہلی سے صادر ہوا۔

بادشاہ قیصر ہند کو خدا سلامت رکھے

ورود قیصر اور الحکم

ملک معظم قیصر ہند کے ورود پران کے بمبئی پہنچنے کے دن ایڈیٹر الحکم نے اپنے ناظرین کی طرف سے مندرجہ ذیل پیام خیر مقدم کا بذریعہ تار روانہ کیا :-

"ایڈیٹر الحکم اپنے ناظرین کیطرف سے ملک معظم قیصر ہند کو ورود ہند پر صد فدل سے خیر مقدم کہتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ ہز امپریل میجسٹیز کا یہ ورود تاج برطانیہ اور اہل ہند کے لئے ہر قسم کی برکتوں کا موجب ہو۔ پھر ایکبار ارادت و عقیدت سے عرض کرتا ہے

"اے آمدنت باعث آبادی ما"

اس تار کے جواب میں اسی روز ملک معظم کے پرائیوٹ سکرٹری نے تحریر فرمایا کہ

"ملک معظم نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپکے وفادارانہ تار کا شکریہ ادا کروں"

کہنے کو تو یہ ایک معمولی امر ہے کہ لوگ تار دیتے ہیں اور ادھر سے شکریہ کا تار بھیجدیا جاتا ہے مگر میں نے اسکو کسی نمائیش یا معمولی امر کی حیثیت سے پیش نہیں کیا بلکہ ایک خاص سبق کے لئے پیش کیا ہے ورنہ ایڈیٹر الحکم ہر ضروری موقعہ پر اپنا فرض سمجھتا رہا ہے کہ اپنے ناظرین کی اس وفاداری اور ارادت و عقیدت کو جو وہ مذہبی حیثیت سے تاج برطانیہ سے رکھتے ہیں پیش کرے اور اس سے پہلے متعدد تار مختلف موقعوں پر بھیجے گئے اور ان کے جوابات موصول ہوئے - میں اس سے صرف یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ یہ قوم کیسی فرض شناسی اور شکر گذاری کی روح اپنے اندر رکھتی ہے - اور منجملہ دیگر اسباب کے جو اس قوم کی سلطنت و شاہنشاہی کے یہ بھی بڑا باعث ہے کہ

اس قوم میں شکر گذاری کی روح کام کرتی ہے ... کے آداب زندگی میں یہ امر داخل ہو گیا ہے کہ وہ ... معمولی امور میں ادائے شکریہ کے لئے ... ایک جنٹلمین کو اس کی چھڑی یا چھتی

کا کاغذ اٹھا کر دیں وہ فوراً کہیگا "میں آپکا شکر گذار ہوں"

یہ روح اسلام نے مسلمانوں میں پیدا کی تھی قرآن کریم نے فرمایا **هل جزاء الاحسان الا الاحسان** اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہانتک فرمایا **من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ** کہ جو شخص انسان کا شکر گذار نہیں ہوتا وہ اللہ تعالی کا بھی شکر گذار نہیں ہو سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان ایک مرئی ہستی ہے اور جب یہ اس مرئی ہستی کی مہربانی کا شکر گذار نہیں ہو سکتا جسکو مشہود اور محسوس کرتا ہے پھر خدا تعالی جو الغیب ہے اس کا شکر گذار کیونکر ہوگا مسلمانوں کو یہ تعلیم دی گئی تھی - مگر باوجود اس تعلیم کے ان کی جو حالت ہے وہ عیاں ہے - اظہار شکر گذاری کیلئے انہیں ایک لفظ سکھایا گیا تھا کہ وہ **جزاک اللہ** کہیں - اور پھر عملی رنگ میں جو کچھ بھی اس احسان کا بدلہ ہو وہ ادا کریں - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ فطرت اور **اولوالعزمی** کا اس سے پتہ لگتا ہے کہ آپ نے عملی رنگ میں اس تعلیم کو پھیلایا یہانتک کہ چھینک کے جواب میں جب دوسرا شخص **یرحمک اللہ** کہے تو چھینک لینے والا فوراً اسے یہدیکم اللہ کہے - یہ مثال میں نے عملی شکر گذاری کی چھوٹی سی پیش کی ہے غرض مسلمانوں کو عملی شکر گذاری کی تعلیم دی گئی تھی اور یہ بھی بتایا گیا تھا کہ **لئن شکرتم لازیدنکم** یعنی ادائے شکر پر ازدیاد نعمت ہوگی۔ یہ بھی ایک مسلمہ امر ہے اس تعلیم سے انگلش قوم نے فائدہ اٹھایا اور اس کے نفع سے متمتع ہو رہی ہے مجھے بارہا خیال آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لدنی جزو ایمان **اماطة الاذی عن الطریق** ہے یعنی راستوں سے تکلیف دہی کے اسباب دور کرنا - اب دیکھو کہ راستوں کو اس قوم نے کس عمدگی سے صاف کیا اور اس جزو ایمان پر کیسا عمل کیا اس قسم کے تمام اسباب کو اگر جمع کیا جاوے اور تفصیل سے بیان کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ ایمان کے کسقدر شعبوں سے فائدہ اٹھایا ہے میں نے صرف اسی ایک خیال کو پیش کرنیکے خیال سے اس واقعہ کو آپکے سامنے رکھا ہے خدا کرے کہ ہم میں بھی **شکر گذاری کی روح پیدا ہو**

اعلان شاہنشاہی

منجانب
اعلیٰحضرت اقدس بادشاہ قیصر ہند

اعلیحضرت اقدس کی مملکت محروسہ میں اعلیحضرت موصوف کی رسم تاجپوشی کے ادا ہونیکے **اعلان عام کیلئے**

چونکہ ما بدولت واقبال نے بذریعہ اپنے شاہی اعلانات مورخہ ۱۹ ماہ جولائی اور سات نومبر ایکہزار نو سو عیسوی اپنے جلوس کے پہلے سال میں اپنے ارادہ شاہنشاہی کا اعلان اور اظہار فرمایا تھا کہ خدائے تعالی کے فضل و کرم سے ہم اپنی شاہی تاجپوشی کی رسم ماہ جون ایک ہزار نو سو گیارہ عیسوی کی بائیس تاریخ کو ادا فرمائینگے۔

اور چونکہ خدا تعالی نے اپنے فضل و کرم سے جمعرات کے دن گذشتہ جون کی بائیس تاریخ کو ہمیں اس رسم کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور چونکہ اپنے شاہی اعلان مورخہ ۲۲ ماہ مارچ ایکہزار نو سو گیارہ عیسوی اپنے جلوس کے سال میں ہم نے اظہار فرمایا تھا کہ ہمارا منشا اور ارادہ ہے کہ ہم اپنی مملکت ہندوستان کی تمام رعایا کو بذات خود مطلع فرماویں کہ رسم مذکور حسب مدعا ادا ہو چکی ہے اور اپنے گورنروں لفٹنٹ گورنروں اور دیگر افسروں اور اپنی زیر حمایت دیسی ریاستوں کے والیان اور امراء اور اپنی سلطنت ہندوستان کے تمام صوبجات کے عمائدین کو اپنے حضور میں طلب فرماویں لہذا اس فرمان شاہی کے ذریعہ سے ہم اس کا اعلان فرماتے ہیں اور اپنے تمام عہدہ داران اور تمام والیان ریاستہائے اور اپنی رعایا کو جو اس موقعہ پر دہلی میں جمع ہیں اپنا شاہی اور قیصری سلام ابلاغ فرماتے ہیں - اور مطمئن کرتے ہیں کہ ہمکو اپنی سلطنت ہندوستان سے دلی انس ہے - اور اس کی صلاح و فلاح ہمارے مد نظر ہے اور ہمیشہ مد نظر رہیگی - یہ اعلان بارہویں دسمبر ایکہزار نو سو گیارہ عیسوی کو ہمارے جلوس کے دوسرے سال میں ہمارے دربار دہلی سے صادر ہوا۔

بادشاہ قیصر ہند کو خدا سلامت رکھے

قیصر ہند کا ورود ہند اور جلسہ تاجپوشی

انگلستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ اس کے بادشاہ نے اپنے کسی ماتحت ملک میں جاکر تاجپوشی کا جلسہ کیا ہو۔ اور جب سے ہندوستان مستقل طور پر سلطنت برطانیہ کے جھنڈے کے نیچے آیا ہے۔ اس کی تاریخ میں بھی یہ پہلا ہی موقعہ ہے کہ قیصر ہند نے ہندوستان آکر اپنی تاجپوشی کا اعلان کیا ہو۔ اس اعزاز اور افتخار سے ہندوستان کی پولیٹیکل اہمیت میں جو نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اس پر اس وقت بحث کرنا میرا مقصود نہیں اور نہ اس کی ضرورت۔ مجھے صرف قیصر ہند کے ورود ہند کے حالات سے علی العموم اپنے ناظرین کو آگاہ کرنا ہے۔ البتہ ان حالات کے بعد انشاء اللہ العزیز ایک خاص آرٹیکل بھی اسی تقریب کے متعلق خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے لکھونگا۔ چونکہ عدن ہندوستان کا دروازہ ہے۔ اس لئے میں ملک معظم کی آمد کے حالات کو عدن سے شروع کرونگا۔ وباللہ التوفیق

عدن میں داخلہ

جب شاہی جہاز "مدینہ" عدن میں داخل ہوا۔ تو بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ کا بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا گیا۔ توپوں کی سلامی سر کی گئی۔ اور انگلستان کا قومی گیت دو دیسی زبانوں میں گایا گیا۔ نواح عدن کے تمام سرداروں بحری اور بری فوج کے اعلیٰ حکام نے جہاز پر پہنچکر بادشاہ سلامت کا خیر مقدم کیا۔ سہپر کے وقت بادشاہ و ملکہ جہاز سے اُترکر گھاٹ پر تشریف لائے اسی وقت ریزیڈنسی کی عمارت پر انگلستان کا شاہی جھنڈا لہرانے لگا اور جنگی جہازوں اور بری توپ خانہ سے دوبارہ سلامی اتاری گئی۔ گھاٹ پر جو نفیس اور وسیع شامیانہ نصب کیا گیا تھا۔ اول بادشاہ و ملکہ اس میں تشریف فرما ہوئے۔ جہاں ریزیڈنٹ نے سفارت گاہ کے افسروں۔ مختلف محکموں کے افسران اعلیٰ اور فوج کے کمانڈر کو آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ اس کے بعد بادشاہ اور ملکہ اس مکان میں تشریف لے گئے۔ جو آپ کے پبلک استقبال کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ راستہ میں دو طرفہ فوج تعینات تھی۔ اور مکانات جن پر انگلستان کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ خوب آراستہ تھے مختلف زبانوں میں "خوش آمدید" اور "مبارکباد" کے الفاظ جابجا آویزاں کئے گئے تھے۔ مقام استقبال میں عدن کے مختلف محکموں کے افسر مختلف فرقوں کے قائممقام اور نواحی علاقوں کے عرب سردار جمع تھے۔ بادشاہ سلامت اور ملکہ کے تشریف فرما ہونے کے بعد استقبالیہ کمیٹی کے سکرٹری نے جو پارسی جنٹلمین ہیں۔ مبارک باد کا ایڈریس سنایا اور اُسے نقرئی صندوقچی میں رکھ کر بادشاہ سلامت کے پیش کیا۔ بادشاہ سلامت ایڈریس کا مناسب جواب دیکر جہاز کی طرف واپس ہوئے۔ راستہ میں دو طرفہ فوج اور گونا گون شکل و لباس کے لوگوں نے گرمجوشی کے ساتھ خوشی کے نعرے بلند کئے۔ مقام استقبال سے نکلتے ہی عدن کے یہودیوں نے ملکہ کو شتر مرغ کے پروں کا ایک بو (غنچہ) نذر کیا۔ جو ملکہ نے گلے میں لگایا جہاز میں پہنچنے کے نصف گھنٹہ بعد جہاز عدن سے چھ بجے شام کے روانہ ہوا۔ اس وقت شہر میں روشنی ہو رہی تھی۔ اور آتشبازی چل رہی تھی۔

نیشنل کانگریس کی مبارک باد

کانگریس کی استقبالیہ کمیٹی کے میرمجلس نے بادشاہ سلامت کے پرائیویٹ سکرٹری کے نام جو مبارک باد بذریعہ تار روانہ کی تھی۔ اس کا لب لباب یہ ہے کہ "کانگریس کی استقبالیہ کمیٹی بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ کو ادب کے ساتھ دلی مبارک باد دیتی ہے اور بادشاہ و ملکہ اور تاج و تخت برطانیہ کے ساتھ اپنی سچی وفاداری اور اطاعت کا اظہار کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے کہ آپ کی تشریف آوری آپ کی خوشی کا باعث اور نیز اہل ہند کی دائمی بہتری و بہبودی کا باعث ہو" اس کے جواب میں بادشاہ سلامت کے پرائیویٹ سکرٹری نے عدن سے یہ تار دیا۔

"کانگریس کی استقبالیہ کمیٹی نے جو پیغام بادشاہ۔ ملکہ و تاج و تخت برطانیہ کے ساتھ اپنی وفاداری اور اطاعت کے متعلق ارسال کیا ہے۔ بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور دل سے بھروسہ رکھتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں شاہی تشریف آوری اہل ہند کے دائمی فائدے کا باعث ثابت ہوگی"

حضور وائسرائے ہند کی مبارک باد

حضور وائسرائے ہند نے بادشاہ سلامت کو جو مبارک باد بذریعہ تار عدن میں روانہ کی تھی۔ وہ یہ ہے کہ "میں ہندوستان کی طرف سے اپنا فرض جو مبارک باد کے متعلق ہے۔ نہایت ادب کے ساتھ ادا کرتا ہوں اور حضور والا اور ملکہ معظمہ کو بحر ہند اور سرحد ہندوستان کے اندر رونق افروز ہونے پر دل سے مبارک باد دیتا ہوں۔ ہندوستان دلی وفاداری اور اطاعت کے ساتھ اپنے شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم کی آمد کا منتظر ہے" اس کا بادشاہ سلامت نے یہ جواب دیا "ہم آپ کے بہت مشکور ہیں کہ بحر ہند میں داخل ہوتے ہی ہندوستان کی طرف سے ہمیں جو دلی مبارکباد بھیجی تھی۔ اس کا ہم اور ملکہ معظمہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہم نہایت کے بیحد مسرت کے ساتھ منتظر ہیں جبکہ ہم ہندوستان میں رونق افروز ہوکر آپ کو اور اپنی ہندوستانی رعایا کو دیکھیں گے"

گورنر صاحب بمبئی کی مبارک باد

صوبہ بمبئی کے گورنر صاحب سر جارج کلارک نے بادشاہ و ملکہ کی خدمت میں عدن کے مقام پر یہ مبارک باد روانہ کی "صوبہ بمبئی کی گورنمنٹ اور رعایا آپ کی بمبئی میں تشریف آوری پر نہایت ادب سے اپنی وفادارانہ اور دلی مبارک باد پیش کرتی ہے" گورنر صاحب کو اس کا یہ جواب موصول ہوا کہ "ہم اور ملکہ معظمہ آپ کا اور صوبہ بمبئی کی رعایا کا اس پیغام مبارک باد کے لئے جو آپ نے ہمیں روانہ کیا ہے تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور اس پیغام کو تہ دل سے پسند کرتے ہیں"

شہنشاہ معظم کا جواب اہل عدن کو

اعلیٰ حضرت شہنشاہ معظم نے باشندگان عدن کے ایڈریس کا جواب حسب ذیل مرحمت فرمایا "میں ملکہ قیصرہ اور اپنی طرف سے تمہارے عقیدتمندانہ ایڈریس اور آبادی عدن کے مخلصانہ خیر مقدم کا شکریہ ادا کرتا ہوں ذاتی تعلق و محبت کے ان جذبات کے اظہار کرنے کے لئے اس سے زیادہ کوئی موزون جگہ انتخاب نہیں کی جا سکتی تھی۔ جیسی کہ یہاں میری پیاری دادی ملکہ وکٹوریہ کی مورت کے نیچے تجویز کی گئی ہے۔ ہمارے لئے یہ دلی مسرت کا ذریعہ ہے کہ دوبارہ تمہارے مشہور قلعہ پر آئیں اور اس کی مسلسل ترقی و خوشحالی کی نسبت اپنا اطمینان ظاہر کریں۔ چونکہ تمہارا قلعہ ہندوستان کی چوکھٹ پر واقعہ ہے اور برطانیہ کلاں اور آسٹریلیا کے درمیان ایک ملانے والی کڑی بنتا ہے۔ اس لئے عدن ساری برٹش سلطنت کے لئے ایک خاص دلچسپی کی چیز ہے۔ اور بحیثیت اس کے باشندوں کے جو ذمہ واریاں تم کو اختیار کرنی پڑتی ہیں۔ وہ سال بسال اہمیت میں بڑھتی جاتی ہیں۔ میں نے بڑی مسرت سے تمہاری تجارت کے برابر وسعت پانے کا حال سنا ہے اور مجھے بھروسہ ہے کہ جو تحقیقات تم اب تکمیل کو پہونچ رہی ہیں وہ تمہیں ایک درست شدہ اور کافی ذخیرہ آب بہم پہونچائیگی جس پر تمہاری صحت و بہبودی کا اتنا زیادہ انحصار ہے جو زمین ساحل پر سمندر سے واپس لی گئی ہے۔ وہ ایسی جگہ بہم پہونچائیگی جو تم کو اپنے شہر کی ترقی کے لئے درکار ہے اور میں اس فیصلہ پر خوش ہوا ہوں۔ کہ اس کا ایک حصہ میدان تفریح کے لئے محفوظ رکھا جائے گا۔ ہم (یعنی شہنشاہ معظم و ملکہ معظمہ) اپنی نسبت تمہاری نیک خواہشوں اور دعاؤں کی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور تم کو اس کا یقین رکھنا چاہئیے کہ ہم تمہاری بہبودی و ترقی میں ہمیشہ گرمجوشی سے دلچسپی لیں گے"

بمبئی

شاہی جہاز مدینہ اور اس کے چار پاسبان جہازوں کے اپولو بندر میں لنگر ڈالتے ہی اُس روز کی شاہی تقریب کا آغاز ہوا۔ شاہی جہازوں کے لنگر انداز ہونے کے پون گھنٹے بعد حضور وائسرائے کی سرکاری سواری معہ ایک انگریزی فوج کے بندرگاہ میں پہنچی۔ وائسرائے کے سر پر گاڑی میں چھتر شاہی لگا ہوا تھا۔ شاہی جہاز ساحل سے کوئی ۳ میل کے فاصلہ پر لنگر انداز ہوا۔ جہاں عام طور پر ڈاک کے جہاز ٹھیرا کرتے ہیں۔ پونے گیارہ بجے حضور وائسرائے ہند جہاز مدینہ میں تشریف لے گئے۔ اور آپ کے بعد گورنر صاحب بمبئی شاہی جہاز میں حاضر ہوئے۔ لوگ جو شاہی جہازوں اور نیز بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ کے دیدار کے سخت شائق تھے۔ بڑی تعداد میں بندرگاہ میں جا پہنچے۔ ۱۲ بجے کے قریب بندرگاہ اور شہر کی ہوا میں ان فوجوں کے باجوں کے آواز سے سُریلا پن پیدا ہوگیا۔ جو مختلف رستوں پر کھڑی ہونے یا سلامی اُتارنے کے لئے آئی تھیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا قدرت وجد میں آکر گنگنا رہی ہے۔

بندرگاہ سے باہر تشریف آوری

گیارہ بجے سے چار بجے تک یعنی کامل ۵ گھنٹے بادشاہ اور ملکہ کے شوق دیدار میں ہمہ تن انتظار بنی ہوئی کھڑی رہی۔ بادشاہ اور ملکہ معہ ہمراہیوں کے جہاز سے روانہ ہوکر ٹھیک چار بجے سہپر کے ساحل پر تشریف لائے۔ وائسرائے ہند نے عین ساحل پر اور گورنر بمبئی نے ساحل کے باہر سیڑھیوں پر آپ کا استقبال کیا۔ ساحل بندر پر شاہی استقبال کے لئے جو تیاریاں کی گئی تھیں۔ اُن کا مفصل بیان دشوار ہے۔ مختصر یہ کہ اپولو بندر میں جو پُرانی عمارت تھی۔ اسے گرا کر اس جگہ ایک چھوٹا سا "تاج محل" بنوایا گیا تھا۔ جس کی سفید بُرجیاں اور عمارت دھوپ میں جگمگ جگمگ کر رہی تھیں۔ اس عمارت کے اندر ایک وسیع چوک ہے جس کے گرداگرد بلند سفید ستون ہیں۔ ان ستونوں پر زرین خیمے بنائے گئے ہیں۔ ساحل سے لیکر عمارت کے اندر تک سُرخ مخمل کا فرش بچھایا گیا تھا جس پر ہوکر بادشاہ سلامت ملکہ معظمہ اور اُن کے ہمراہی اندر داخل ہوئے۔ فرش کے ایک طرف فوجی بینڈ کھڑا کیا گیا تھا۔ اور دوسری طرف اعزازی گارد۔ اس تاج محل کے چوک میں ایک عالیشان و وسیع شامیانہ نصب کیا گیا تھا جس کے نیچے شہر اور صوبہ بمبئی کے معزز اصحاب شاہی استقبال کے لئے پہلے سے بیٹھے ہوئے تھے۔ شامیانہ کے نیچے نصف دائرہ کی شکل میں تیس قطاریں نشستوں کی بنائی گئی تھیں۔ اُن میں ہر قطار اپنی اگلی قطار سے بلند تھی۔ ان پر تین ہزار معزز اصحاب تشریف فرما تھے۔ جن میں حکام انگریزی اور ہندوستانی معزز عورتیں۔ غیر ملکی سفیر اور معزز ہندوستانی شامل تھے۔ بادشاہ سلامت اور ملکہ کے داخل ہوتے ہی سب نے اُٹھ کر تعظیم دی۔ جس کے بعد چند منتخب اشخاص کو بادشاہ سلامت کی خدمت میں

پیش کیا گیا۔ پھر بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ کے لئے دو زرنگار اور نفیس تخت بچھائے گئے اور ان پر بادشاہ اور ملکہ تشریف فرما ہوئے اور بمبئی میونسپل کمیٹی کا ایڈریس سنایا اور پیش کیا گیا۔ یہ ایڈریس کمیٹی کے میر مجلس آنریبل سر فیروز شاہ مہتہ نے بلند آواز سے پڑھ کر سنایا۔ جس کا جواب ایک لکھے ہوئے کاغذ کی شکل میں سر فیروز شاہ مہتہ کے ہاتھ میں دیا گیا۔

شہنشاہ معظم کا بمبئی کارپوریشن کو جواب

"آپ نے بالکل ٹھیک کہا ہے۔ کہ میں آپ کے درمیان کوئی اجنبی نہیں ہوں۔ میں خوشی سے اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ میں بھی اپنے آپ کو آپ کے درمیان اجنبی نہیں محسوس کرتا۔ البتہ چھ سال گذرے۔ میں یہاں بالکل نووارد کی طرح آیا تھا۔ لیکن آپ کے ہمدردانہ اور مخلصانہ استقبال مجھے اب تک یاد ہے۔ آپ کے سواحلوں کا عجیب و غریب نظارہ Plan درختوں کی پہلی دید گویا کہ خصہ پر سے اگ رہے ہیں آج ابھی تک نہیں بھولے اور اب تک ان کی کشش میرے دل میں قائم ہے ہم آپ کے محبتانہ خوش آمدید سے حوصلہ پا کر ۱۹۰۵ء کو بمبئی سے اس وسیع ملک کے ایک حصہ کو دیکھنے کے لئے چلا تھا۔ تاکہ میں اس کے لوگوں کے متعلق کچھ علم حاصل کر سکوں۔ جو علم میں نے حاصل کیا ہے اس نے تمام اقوام اور مذاہب کے ساتھ میری ہمدردی کو اور گہرا کر دیا۔ اور جب مجھے اپنے پیارے والد کے فوت ہونے پر اپنے آبائی تخت پر بیٹھنے کے لئے بلایا گیا۔ تو سب سے پہلے میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میں اپنی ہندوستان کی نیک رعایا کو پھر دیکھوں۔ مجھے آج اپنے آپ کو معہ ملکہ معظمہ آپ کے درمیان آکر اور اپنی خواہش کو پورا ہوتے سے نہایت خوشی حاصل ہوئی ہے۔ میں ایک نہایت شکر گزاری سے پُر دل کے ساتھ آتا ہوں۔ کیونکہ اس صوبہ میں جو قحط سالی کے باعث فکر پیدا ہو رہا تھا شکر ہے کہ باموقع بارش سے وہ اب دور ہو گیا ہے اور اب آپ کی سرزمین میں عمدہ فصل ہونے کی امید ہے۔ آپ کے فصیح ایڈریس نے مجھے یہ یاد دلایا ہے کہ بمبئی ایک دفعہ ایک برٹش ملکہ کا جہیز تھا۔ اور ہنفری کوک نے اڑھائی سو برس سے زیادہ عرصہ ہوا اسے ایک مچھلی پکڑنے والے گاؤں کی صورت میں حاصل کیا تھا صاحبان آپ نے اور آپ کے جد امجد نے اس کو تاج برطانیہ کا ایک لعل بنا دیا ہے میں آج پھر خوشی کے ساتھ اس شہر کی عظیم الشان خوبصورت عمارتوں کو دیکھ رہا ہوں۔ میں اس میں گذشتہ ایام کی نسبت بہت سی ترقیاں پاتا ہوں۔ گو وہ ایسی ظاہر نہیں ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ فخر کے ساتھ میں آپ کی ان کوششوں کو تسلیم کرتا ہوں۔ جو آپ تمام جماعتوں کے اہالیان شہر کی فارغ البالی شادمانی اور امن ترقی کے لئے کر رہے ہیں اور یہ اس اعلیٰ چکر (؟) کی شان کے شایان ہے۔ ملکہ معظمہ اور میں تہ دل سے اس پرتپاک استقبال کے لئے جو آپ نے ہمارا کیا ہے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہماری دلی دعا ہے کہ خدا کی برکتیں ہماری ہندوستانی سلطنت پر نازل ہوں۔ اور امن اور خوش حالی ہمیشہ اس کے لوگوں کے ساتھ شامل حال ہوں۔"

شہر میں شاہی سواری کا داخلہ اور جلوس

اس کے بعد شاہی سواری معہ جلوس کے شہر کی طرف روانہ ہوئی جن راستوں سے شاہی سواری گذری۔ ان پر بمبئی گورنمنٹ کے مشیر تعمیرات کے مشورہ سے گوناگوں قسم کی آرائش کی گئی تھی۔ جو نہایت دلفریب تھی۔ عجیب دروازے راستوں پر نصب کئے گئے تھے۔ اور ان میں مشرقی فن عمارت کی تمام خوبیاں دکھائی گئی تھیں۔ ایک سڑک کے بعد دوسری میں داخل ہونے کے لئے عجیب و غریب قسم کے ستون اور دروازے نظر آتے تھے۔ دروازوں کی گمٹیاں بھی نرالی طرز کی تھیں۔ شہر کے جس حصہ کی آبادی ہندوستانیوں کی ہے۔ اس پر ایک بڑا عالیشان دروازہ بالکل روئی کا بنایا گیا تھا۔ اس میں ... گٹھے کل سے دبی ہوئی روئی کے خرچ آئے تھے۔ اس پر نہایت موٹے حروف میں یہ الفاظ درج تھے "شہر بمبئی کی طرف سے خوش آمدید" یہ دروازہ تمام دروازوں میں نفیس اور خوبصورت تھا۔ آرائش کا دوسرا عمدہ پہلو نشستگاہیں تھیں جو کئی ہزار کی تعداد میں راستہ جلوس پر بنائی گئی تھیں۔ اور جن میں ہزاروں آدمیوں نے آرام سے بیٹھ کر بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ کے دیدار فرحت آثار حاصل کئے۔ ان نشستگاہوں میں زیادہ خوبصورت وہ تھیں۔ جو سکولوں کے لڑکوں اور لڑکیوں کے بیٹھنے کے لئے بنائی گئی تھیں۔ ان میں بیٹھ کر ۲۸ ہزار طالب علموں نے بادشاہ اور ملکہ کا دیدار حاصل کیا تھا۔

لوگوں پر شاہی دیدار کا اثر

بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ کی سواری مختلف راستوں سے جن کی لمبائی چھ میل تھی۔ کامل ایک گھنٹہ میں نہایت آہستہ آہستہ گزری۔ جس سے رعایا آپ کا دیدار اچھی طرح کر سکی جلوس کی ترتیب یہ تھی۔ سب سے انگریزی فوج کا باجہ۔ اس کے بعد ایک انگریزی رسالہ۔ توپخانہ انگریزی۔ فوجی جنرل کا عملہ۔ بمبئی کی لائٹ ہارس پلٹن کا ایک حصہ۔ بادشاہ کی سواری۔ ملکہ کی سواری۔ دونوں سواریوں کے گرداگرد گورنر صاحب بمبئی کا باڈی گارڈ اور لائٹ ہارس کا ایک حصہ جب شاہی سواری شہر سے واپس شام کو جہاز مدینہ میں پہنچی۔ تو تمام شہر میں نہایت وسیع پیمانہ پر روشنی کی گئی۔

گرجا گھر میں

۴۔ دسمبر کو جب شہنشاہ معظم اور ملکہ معظمہ گرجا گھر میں عبادت کے لئے تشریف لے گئے۔ دو رویہ فوج کا انتظام تھا۔ گرجا گھر تک ایک خاص دستہ فوج آپ کی اردل میں رہا۔ اپولو بندر کے اوپر بے شمار خلقت کھڑی تھی۔ اور آپ کی آمد پر انہوں نے خوب زور سے خوشی کے نعرے لگائے۔ اور چرچ گیٹ سٹریٹ میں بیٹھے ہوئے لوگوں نے بھی پرتپاک چیرز دیئے۔ یہ کہنا غیر ضروری ہے کہ جب ۵ بجکر ۵ منٹ پر شہنشاہ معظم گرجا میں داخل ہوئے۔ تو یہ لوگوں سے بھرپور تھا۔ اس وقت آپ کے ساتھ کوفٹس شیفٹس بیری۔ مارکوئس آف کریو۔ ڈیوک آف ٹیک۔ ارل اف ڈرہم۔ لارڈ انسلی ہز اکسیلنسی گورنر اور لیڈی کلارک وغیرہ متقدر اشخاص تھے تھوڑی دیر کے بعد پادری صاحبان کا ایک جلوس تشریف لایا۔ جس میں لارڈ بشپ اور دیگر ذیقدر پیشوایان دین شامل تھے۔ سینئر پریذیڈنسی چیپلین نے کام عبادت شروع کیا۔ اور گیریسن چیپلین نے اسباق کو پڑھا۔ لارڈ بشپ صاحب نے سرمون دیا۔ آپ نے اس مضمون کو لیا۔ کہ پہلے تم خدا کی بادشاہت اور اس کی حقانیت کی تلاش کرو۔" اس کے بعد ملک معظم و ملکہ معظمہ اپنے جہاز مدینہ پر واپس آگئے۔ اور ایک ڈنر پارٹی دی گئی۔ حضور وائسرائے بہادر لارڈ ہارڈنگ نے ۳۔ دسمبر کی رات کو بمبئی سے دہلی تشریف لے گئے۔ کرنل میکس ویل اور کپتان فریزر اور وینڈ فارڈ ایڈی کانگ آپ کے ساتھ تھے۔ ایک بجے دن کے گورنمنٹ ہاؤس کو جانے کے لئے شہنشاہ پھر ساحل پر آئے بندر پر سخت انتظام تھا۔ اور گورنمنٹ ہوس تک رستہ میں پولیس کھڑی تھی۔

بچوں کا میلہ

۴۔ دسمبر کو شہنشاہ معظم معہ ملکہ معظمہ تشریف لائے۔ جہاں ہزار خورد سال لڑکے اور لڑکیاں حضور والا کی زیارت کے اشتیاق میں جمع تھے۔ یہ نظارہ قابل دید تھا اور ٹائمز آف انڈیا کے پرانے اور تجربہ کار ایڈیٹر کا بیان ہے کہ اس نے ایسا خوبصورت سماں پہلے نہیں دیکھا۔ ۲۶ ہزار سے زیادہ بچے طرح طرح کے خوشرنگ لباس پہنے ہشاش بشاش نظر آتے تھے۔ اور اشتیاق زیارت شہنشاہ معظم و ملکہ معظمہ نے ان بچوں نے طلوع آفتاب کے وقت سے میدان میں جمع ہونا شروع کر دیا تھا۔ تفریح کے لئے باجہ بج رہا تھا کہ یکایک خبر اڑی کہ شہنشاہ معظم تشریف لے آئے اس پر بچوں نے تالیاں بجانی شروع کر دیں۔ لیکن افواہ غلط ثابت ہوئی۔ تھوڑی دیر کے بعد واقعی شہنشاہ معظم کی سواری کا جلوس دکھائی دیا اور باجے نے

سلامت رہیں شاہ قیصر ہمارے

کی گت بجانی شروع کی۔ اس کے بعد مختلف اقوام کے بچوں نے اپنی اپنی زبان میں گیت سنانے شروع کئے۔ اول یورپین اطفال نے انگریزی میں اور پھر گجراتی اور مرہٹی۔ اور سب کے بعد مسلمان بچوں نے اردو میں خیر مقدم کا گیت گایا۔ اس کے بعد گربی ناچ شروع ہوا۔ جو حال میں ایجاد کیا گیا ہے۔ اس میں ۲۳۰ گجراتی لڑکیوں نے تین گروہوں میں ہو کر حصہ لیا۔ ناچ کے ہمراہ ایک گیت بھی گایا جاتا تھا۔ جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے "ہندوستان کے شہنشاہ جارج کی عمر دراز ہو۔ اور وہ ملکہ میری سمیت اقبال مندی اور خوشحالی سے زندہ رہیں۔ دنیا کے تمام حصوں میں جہاں سورج کا عکس پڑتا ہے۔ تیری شعاعیں بھی   کی طرح جلوہ فگن رہیں۔ آپ کی حیثیت کوہ ہمالہ کی طرح مستحکم رہے۔ آؤ سہیلیو۔ اب سب مل کر شہنشاہ جارج کے اور ملکہ میری کے سامنے سر جھکائیں وغیرہ وغیرہ۔" اس کے بعد شہنشاہ معظم بچوں کے ہجوم میں سے گزرتے ہوئے نمائش میں تشریف لے گئے۔ اور یہاں مسٹر بھروچہ نے حضور والا کو تمام چیزوں کا ملاحظہ کرایا اور سب خوش و خورم واپس گئے رات کو آتشبازی چھوڑی گئی۔ جس کی لاکھوں آدمیوں نے سیر کی۔

بمبئی کے بازاروں کا نظارہ

اس رات بھی بمبئی کی گلیاں اور بازار نہایت اعلیٰ طور پر روشن کئے گئے تھے۔ اس قسم کی اعلیٰ روشنی آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی۔ ہزاروں تماشائی رات کو ساڑھے نو بجے آتشبازی کا تماشا دیکھنے کے لئے جمع تھے۔ سب سے بڑھ کر قابل ذکر بات لوگوں کی بادشاہ سے عقیدت اور وفاداری کا اظہار تھی۔ لوگ یہ محسوس کر کے کہ ان کا شہنشاہ بنفس نفیس ان کے درمیان موجود ہے۔ جامہ میں پھولے نہیں سماتے تھے۔

بمبئی سے شاہی روانگی

۵ تاریخ کی رات کو شہنشاہ معظم معہ ملکہ معظمہ بمبئی سے دہلی کو مراجعت فرما ہوئے۔ دس بجے کے قریب حضور پر نور اپولو بندر پر اترے اور اپولو بندر پر سیر کرتے ہوئے ایسپلینڈ روڈ اور ہارنبی لارڈوں (؟) کی راہ سے وکٹوریا ٹرمینس سٹیشن پر پہنچے۔ تمام راستہ روشنی اور گوناگوں رنگوں سے بقعۂ نور بنا ہوا تھا۔ راستے میں ہر جگہ فوج کا انتظام تھا۔ فوج کے پیچھے پولیس تھی۔ لوگوں کا اتھاہ

جانا تھا ہجوم تھا اور جب شہنشاہ اور ملکہ معظمہ ان کے پاس سے گذرے نہایت زور شور سے چیرز دیئے گئے۔ سٹیشن پر اعلیٰ حکام حاضر تھے سٹیشن شاہی آمد سے پہلے ہی نہایت اعلیٰ طور پر آراستہ پیراستہ کیا گیا تھا۔ شاہی سپیشل ٹرین نمبر ۳ کے پلیٹ فارم پر انتظار کر رہی تھی۔ اس میں دس گاڑیاں تھیں۔ پہلی گاڑی میں ریلوے سٹاف دوسری میں شاہی پارٹی جس میں ڈیوک آف ٹیک بھی شامل تھے بیٹھی۔ دو خوبصورت شاہی گاڑیوں میں سے ایک میں ملکہ معظمہ اور ایک میں شہنشاہ معظم تھے۔ شاہی گاڑی کے پیچھے کی گاڑی میں مارکیوئس کریو۔ لارڈ سٹیمفورڈ ہیم اور تین اور شاہی پارٹی کے اشخاص تھے۔ اس کے پیچھے کی گاڑی میں ڈچس آف ڈیون شائر آنریبل وینیشیا ہیرنگ۔ ارل آف ڈرہم۔ ارل آف کونٹس شیفٹس بری اور لیڈیس تھے۔ شہنشاہ معظم نے حاضرین سے ہاتھ ملایا اور ۱۱ بجکر ۴۵ منٹ پر چیرز کے درمیان شاہی گاڑی چل پڑی۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ہز اکسیلنسی گورنر بھی خاص سپیشل میں دہلی کو روانہ ہو گئے۔ اور اس کے ۱۵ منٹ بعد کارونیشن ایکسپریس روانہ ہوئی۔

بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ کی دہلی میں رونق افروزی

بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ جن کی کئی ماہ سے دہلی میں تشریف آوری کا انتظار تھا اور چاروں طرف آمد آمد کی دہوم تھی۔ آخر ۷ دسمبر کی صبح کو سرزمین دہلی کو اُن کی قدمبوسی کا فخر حاصل ہو گیا۔ ۷ دسمبر سے پہلی رات کو شہر اور دربار کے رقبہ میں لوگ جو بادشاہ اور ملکہ کے دیدار کے بیحد مشتاق تھے۔ بالکل نہیں سوئے۔ ہر طرف رات بھر چہل پہل رہی ابھی دو گھڑی رات باقی تھی کہ فوجیں راستہ جلوس پر کھڑی ہونے کے لئے کیمپ سے روانہ ہو گئیں۔ اُن کے سُریلے باجوں کی آواز سُن کر عام لوگ بھی گھروں سے نکل کھڑے ہوئے۔ اور شوق دیدار اُن کو کشاں کشاں راستہ جلوس کی طرف لے گیا۔ صبح نمودار ہونے سے پیشتر ہی جلوس راستہ کے دونوں طرف لوگوں کا ہجوم ہو گیا۔

قلعہ دہلی کے برج سلیم گڑھ پر جہاں شاہی ٹرین سے بادشاہ اور ملکہ اترے تھے۔ صبح ہی ۸۰۰ ہندوستانی دلاوران جنگ کا پہرہ لگا دیا گیا۔ ان دلاوروں میں سکھ۔ گورکھا۔ پٹھان۔ ہندو۔ مسلمان اور عیسائی سب ہی قوموں کے جانباز سپاہی شامل تھے۔ ان میں انگریز صرف ۲۳ تھے۔ ان کے کمانیر میجر جنرل ہنٹر تھے ریلوے سٹیشن کے پلیٹ فارم پر لارڈ ہارڈنگ وائسرائے ہند کی سرکردگی میں بہت سے اعلیٰ سول اور فوجی حکام شاہی آمد کے ہمہ تن منتظر تھے۔ اُن کے پاس ہی انگریزی فوج کا ایک اعزازی گارڈ لیس کھڑا تھا

بادشاہ اور ملکہ کا استقبال

آخر کار وقت مقررہ پر شاہی ٹرین سلیم گڑھ پہنچی۔ جس سے سب سے اول بادشاہ سلامت فوجی وردی پہنے ہوئے جس میں ہندوستان کا نشان لگا ہوا تھا۔ باہر تشریف لائے۔ آپ کے بعد ملکہ معظمہ ٹرین سے باہر آئیں۔ آپ سفید ساٹن کا لباس پہنے ہوئے تھیں سر پر ٹوپی بھی سفید تھی۔ آپ کے لباس میں بھی ہندوستان کا نشان لگا ہوا تھا۔ وائسرائے ہند اور ان کی لیڈی صاحبہ نے آگے بڑھ کر بادشاہ اور ملکہ کا استقبال کیا اور وائسرائے کی صاحبزادی نے ملکہ کو پھولوں کا ایک گلدستہ نذر کیا۔ بادشاہ اور ملکہ کے ٹرین سے باہر تشریف لاتے ہی طالبان دیدار میں گرمجوشی پیدا ہو گئی۔ ادھر اعزازی گارڈ نے باقاعدہ سلامی اتاری۔ اور بینڈ نے انگلستان کا قومی سرود گانا شروع کیا

سروں میں بجانا شروع کیا اور ادھر قلعہ سے توپوں کی سلامی دغنا شروع ہوئی۔ جس نے راستہ جلوس کے دو طرفہ کھڑے اور بیٹھے ہوئے لاکھوں لوگوں اور شہر اور رقبہ دربار کی مخلوق کو آگاہ کر دیا۔ کہ بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ سرزمین دہلی میں رونق افروز ہو چکے ہیں۔ توپوں کی سلامی شروع ہوتے ہی فوجوں نے جو راستہ جلوس پر تعینات تھیں۔ بندوقوں سے سلامی داغی۔

بادشاہ اور ملکہ کی خدمت میں اعلیٰ حکام

استقبال کے بعد بادشاہ سلامت کی خدمت میں آپ کے ہندوستانی سٹاف (عملہ) کو پیش کیا گیا۔ پھر اعلیٰ حکام کو جن میں صوبوں کے گورنر اور لفٹنٹ گورنر صاحبان اور دیگر افسر شامل تھے ایک ایک کر کے وائسرائے ہند نے بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ کی خدمت میں ذیل کی ترتیب سے پیش کیا:۔ گورنر صاحب بمبئی۔ گورنر صاحب مدراس۔ لاٹ صاحب پنجاب۔ سپہ سالار افواج ہند۔ لاٹ صاحب بنگال۔ لاٹ صاحب برما۔ لاٹ صاحب مشرقی بنگال۔ ہندوستان کے لاٹ پادری۔ وائسرائے ہند کی اگزکٹو کونسل کے ممبر صاحبان یعنی آنریبل سر گائے فلیٹ ووڈ ولسن۔ آنریبل مسٹر جینکنس آنریبل مسٹر کارلائیل۔ آنریبل مسٹر بٹلر۔ آنریبل سید علی امام۔ آنریبل مسٹر کلارک۔ ہندوستان کی بحری فوج کے سپہ سالار۔ شمالی ہند کی فوج کے جنرل۔ اعلیٰ فوجی عملہ کا افسر۔ ریذیڈنٹ میسور و پولیٹیکل ایجنٹ راجپوتانہ۔ ریذیڈنٹ کشمیر۔ چیف کمشنر صوبجات متوسط۔ چیف کمشنر و پولیٹیکل ایجنٹ صوبہ سرحدی۔ پولیٹیکل ایجنٹ و چیف کمشنر بلوچستان۔ ریذیڈنٹ حیدر آباد۔ میرٹھ ڈویژن کا فوجی جنرل ریلوے بورڈ کا پریسیڈنٹ۔ نائب سپہ سالار افواج ہند۔ افواج کا کوارٹر ماسٹر جنرل۔ کمشنر دہلی۔

قلعہ تک جلوس

جتنا وقت بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ کی خدمت میں اعلیٰ حکام کی پیشی میں لگا۔ اتنی دیر میں بادشاہ کے ہمراہیوں اور خانگی کاروبار کے افسروں کا ایک جلوس مرتب کیا گیا۔ اس جلوس کی جو سلیم گڑھ ریلوے سٹیشن سے قلعہ تک گیا ترتیب یہ تھی سب کے آگے شاہی نقیب۔ اس کے بعد تُری بجانے والے سوار گورنر جنرل ہند کے سرکاری و غیر سرکاری مصاحب۔ لفٹنٹ کرنیل برڈ صاحب۔ گورنر جنرل کے پرائیویٹ سکریٹری۔ لفٹنٹ کرنیل سر ہیولاک سر جارلس۔ بیٹنبرگ کے شاہزادہ جارج۔ اصطبل شاہی کے داروغہ صاحبان۔ سر جیمس ڈنلاپ سمتھ۔ میجر جنرل سر سٹوارٹ بیٹسن۔ امیر البحر سر کولن کیپل۔ سر ایڈورڈ ہنری۔ لفٹنٹ جنرل سر ہورس سمتھ ڈورین۔ سر جان ہیوٹ۔ لارڈ ایملی۔ لارڈ سٹامفورڈ ہم۔ نواب شیفٹسبری۔ نواب ڈرہم۔ بادشاہ سلامت۔ ملکہ معظمہ۔ وائسرائے ہند اور اُن کی لیڈی صاحبہ۔ نواب ٹیک۔ بیگم صاحبہ ڈیون شائر۔ صاحب ورود بر ہند۔ آنریبل وینیشیا ہیرنگ۔ بیگم صاحبہ شیفٹسبری۔ بریگیڈیر جنرل گرمس۔ سر ہنری میکموہن نائب نقیب۔ تُری بجانے والے۔

بادشاہ کی خدمت میں والیان ریاست

جب یہ جلوس تیار ہو چکا۔ تو بادشاہ سلامت نے ریلوے سٹیشن سے باہر قدم رنجہ فرما کر اعزازی گارڈ کا ملاحظہ کیا۔ جس کے بعد جلوس قلعہ کو گیا۔ جہاں راجپوتانہ کی ایک پلٹن نے سلامی [illegible]

قلعہ کے اندر ایک وسیع شامیانہ میں ہندوستان کے رئیس بادشاہ کے منتظر تھے۔ شامیانہ میں پہنچنے پر بادشاہ سلامت کی خدمت میں ایک ایک کر کے والیان ریاست کو پیش کیا گیا ایک افسر ہر ایک والئے ریاست کا نام پکارتا تھا۔ اور وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا۔ سب سے اول بادشاہ کی خدمت میں نظام حیدر آباد پیش کئے گئے۔ اس کے بعد مہاراجہ صاحب بڑودہ۔ مہاراجہ صاحب میسور۔ مہاراجہ صاحب اودے پور۔ اسی طرح باقی والیان ریاست پیش کئے گئے۔

شاہی جلوس

اس رسم کے ادا ہونے کے بعد صوبوں کے گورنر اور لفٹنٹ گورنر صاحبان اور نیز دوسرے اعلیٰ حکام بڑے شاہی جلوس میں جو قلعہ سے روانہ ہوا۔ اپنی اپنی جگہ جا بیٹھے۔ اور جلوس بلند پشتہ کی طرف روانہ ہوا۔ جہاں ہندوستان کے معزز قائم مقام۔ دربار کے مہمان اور ہر محکمہ کے افسر موجود تھے۔ اس جلوس میں بادشاہ اور ملکہ کی سواریاں بیچ میں تھیں آگے پیچھے اور معززین کی سواریاں تھیں جونہی جلوس اس مقام پر پہنچا۔ جہاں یورپینوں کی نشستگاہ تھی۔ تو بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ کو بڑے زور سے چیرز دی گئیں۔ اور آپ کے دیدار فرحت آثار پر یورپین اور نیز ہندوستانیوں نے خوشی کے نعرے بلند کئے۔

شاہی جلوس قلعہ کے دہلی دروازہ سے خاص روڈ۔ جامع مسجد سپلینیڈ روڈ۔ چاندنی چوک۔ فتح پوری بازار کوئنز روڈ۔ ڈفرن برج موری دروازہ۔ بیلیورڈ روڈ۔ راجپور روڈ۔ چوبرجہ روڈ سے گذرتا ہوا بلند پشتہ پر پہنچا۔ اور وہاں سے شاہی کیمپ کو چلا گیا۔

جلوس کے مختلف حصوں کا نظارہ

جلوس کے اول حصہ میں مفصلہ ذیل حکام شامل تھے۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پنجاب۔ چیف کمشنر صوبہ متوسط معہ گارد۔ لاٹ صاحب صوبجات متحدہ معہ گارد۔ لاٹ صاحب مشرقی بنگال معہ گارد۔ لاٹ صاحب برما معہ گارد۔ لاٹ صاحب پنجاب معہ گارڈ گورنر صاحب مدراس معہ عملہ۔ باڈی گارڈ۔ گورنر صاحب بمبئی معہ عملہ و باڈی گارڈ۔ دوسرے حصہ میں مفصلہ ذیل اصحاب شامل تھے انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب۔ ایک اعلیٰ فوجی افسر۔ ایک انگریزی رسالہ۔ ایک انگریزی توپخانہ۔ [illegible] کئی فوجی افسر۔ سپہ سالار افواج ہند کا عملہ۔ ہندوستانی تُری بجانے والے۔ نائب نقیب انگریزی تُری بجانے والے۔ میجر جنرل بیٹسن۔ آپ کی وردی نہایت خوبصورت اور عجیب و غریب تھی۔ باڈی گارڈ۔ گورنر جنرل کا عملہ بادشاہ سلامت کا عملہ۔ بادشاہ سلامت کے خانگی افسر۔ بادشاہ سلامت کے انگریز اور ہندوستانی مصاحب۔ شاہی اصطبل کے داروغہ صاحبان۔ بیٹنبرگ کے شاہزادہ جارج۔ بریگیڈیر جنرل گرمس۔ لفٹنٹ جنرل سر ہورس سمتھ ڈورین۔ سر ہنری میکموہن۔ لارڈ ایملی۔ لارڈ سٹامفورڈ ہم۔ مہاراجہ صاحب بیکانیر۔ مہاراجہ صاحب گوالیار۔ دونوں مہاراجہ صاحبان بے باڈی گارڈ۔ رسالہ فوج۔ سپہ سالار افواج ہند۔ نواب صاحب ٹیک [illegible] بادشاہ سلامت آپ نہایت [illegible] لارڈ کریو وزیر ہند

لارڈ ہارڈنگ وائسرائے ہند۔ شاہی سائیسوں کی ٹولی۔ ملکہ معظمہ آپ ایک گاڑی میں سوار تھیں۔ جس میں بیگم صاحبہ ڈیوون شائر اور نواب صاحب ڈرہم بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ لفٹنٹ کرنل واٹسن میجر جنرل سر سٹوارٹ بیٹسن۔ ملکہ کی سواری کے دائیں ہاتھ کی طرف شاہی باڈی گارڈ کا کمانیر گھوڑے پر سوار تھا۔ اور بائیں ہاتھ کو دیسی ریاستوں کی فوج کا کمانیر گھوڑے پر سوار ہندوستانی رئیس جو فوج میں اعزازی منصبوں پر مقرر ہیں۔ لیڈی ہارڈنگ اور نواب صاحب شیفٹسبری معہ مصاحبوں کی گاڑی میں۔ بیگم صاحبہ شیفٹسبری اور لارڈ ہیرنگ کی صاحبزادی گاڑی میں۔ سر جیمیس ڈنلاپ سمتھ اور امیر البحر سر کولن کیمپل گاڑی میں۔ لفٹنٹ کرنل برڈ آنریبل مسٹر فورٹسکیو۔ سر ہیولاک چارلیس گاڑی میں ہندوستانی رسالہ اور گارد۔

والیان ریاست کا جلوس

جلوس کے تیسرے حصہ میں والیان ریاست اور پولیٹیکل افسر شامل تھے۔ ان کے آگے آگے پنجاب کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس تھے۔ جن کے پیچھے ترتیب وار مندرجہ ذیل والیان ریاست کی سواریاں تھیں۔ نواب صاحب حیدرآباد۔ مہاراجہ صاحب بڑودہ مہاراجہ صاحب میسور۔ مہاراجہ صاحب کشمیر۔ ان چاروں کے ہمراہ ان کے رزیڈنٹ صاحبان اور ہمراہی بھی تھے۔ راجپوتانہ کے والیان ریاست معہ اپنے پولیٹیکل افسروں اور ہمراہیوں کے۔ ان کے آگے ان کے پولیٹیکل ایجنٹ صاحب کی سواری تھی۔ صوبہ مدراس کے والیان ریاست معہ اپنے پولیٹیکل افسروں اور ہمراہیوں کے۔ صوبہ بمبئی کے والیان ریاست معہ اپنے پولیٹیکل افسروں اور ہمراہیوں کے۔ صوبہ پنجاب کے والیان ریاست معہ اپنے پولیٹیکل افسروں اور ہمراہیوں کے۔ بلوچستان کے والیان ریاست معہ اپنے پولیٹیکل افسروں اور ہمراہیوں کے۔ ان کے آگے ان کے پولیٹیکل ایجنٹ کی سواری تھی۔ مہاراجہ صاحبان بھوٹان و سکم معہ اپنے پولیٹیکل افسروں اور ہمراہیوں کے۔ صوبہ سرحدی کے والیان ریاست اور ان کے پولیٹیکل افسر اور ہمراہی۔ اُن کے آگے صوبہ سرحدی کے چیف کمشنر صاحب کی پولیٹیکل ایجنٹ کی حیثیت سے سواری تھی۔ صوبجات متحدہ کے والیان ریاست اور ان کے پولیٹیکل افسر اور ہمراہی۔ صوبہ بنگال کے والیان ریاست اور اُن کے پولیٹیکل افسر اور ہمراہی۔ صوبہ مشرقی بنگال و آسام کے والیان ریاست معہ پولیٹیکل افسروں اور ہمراہیوں کے۔ صوبہ متوسط کے والیان ریاست معہ پولیٹیکل افسروں اور ہمراہیوں کے۔ صوبہ برما کے والیان ریاست اور اُن کے پولیٹیکل افسر اور ہمراہی۔ ایک ہندوستانی رسالہ۔

جلوس کا اول حصہ قلعہ سے اُسی وقت روانہ ہو گیا تھا۔ جبکہ والیان ریاست کو بادشاہ سلامت کی خدمت میں پیش کیا جا رہا تھا۔ بلند پشتہ پر اس جلوس کے پہنچتے ہی صوبہ کے گورنر اور لفٹنٹ گورنر صاحبان وغیرہ اُتر کر شامیانہ میں اپنی مقررہ نشستوں پر بیٹھ گئے۔ جلوس کے باقی ماندہ حصے قلعہ سے بعد میں روانہ ہوئے تھے۔ جن کی روانگی کے وقت بلند پشتہ سے توپخانہ نے ۱۰۱ توپوں کی سلامی داغی۔ جب شاہی سواری بلند پشتہ پر پہنچی۔ تو شامیانہ کے اندر ہندوستان کے تماشائیوں نے اُٹھ کر تعظیم دی۔ اور اُس وقت تک کھڑے رہے جب تک بادشاہ سلامت اپنی نشستگاہوں پر رونق افروز نہ ہوئے۔ اس کے بعد وائسرائے ہند کی کونسل وائس پریزیڈنٹ آنریبل مسٹر جینکنس نے ہندوستان کی طرف سے ایک مختصر ایڈریس مبارکباد کا بادشاہ سلامت کو سُنایا اور اُسے ایک بیش قیمت اور نفیس صندوقچہ میں رکھکر آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ اس کے بعد شاہی سواری شاہی کیمپ کو چلی گئی۔

ہندوستان کی طرف سے مبارکباد

حضور والا! ہم گورنر جنرل کی کونسل کے ممبر برٹش انڈیا کی طرف سے نہایت ادب و انکسار کے ساتھ آپکے اور ملکہ معظمہ کا تہ دل سے اور نہایت تپاک سے خیر مقدم کرتے ہیں۔ ہم آپ کو اور ملکہ کو خاندان برطانیہ سے تمام ہندوستان کے اول فرمانروا کی حیثیت سے سرزمین ہند میں رونق افروز ہونے پر مبارکباد دیتے ہیں۔

اس قدیم شہر میں جو تاریخی یادگاروں کا مخزن ہے۔ بہت سے فرمانرواؤں نے حکومت کی ہے اور شاہانہ دربار تاجپوشی منعقد کئے ہیں۔ گذشتہ شاہی خاندانوں کی شاندار یادگاریں جو اس شہر میں اب تک پائی جاتی ہیں۔ وہ ان کی شان و عظمت کی زبان حال سے ابتک شہادت دے رہی ہیں۔ لیکن ان فرمانرواؤں میں جو فرمانروا سب سے بڑا تھا۔ اسے بھی کبھی یہ فخر حاصل نہیں ہوا تھا۔ کہ کل ہندوستان اس کے تابع فرمان تھا۔ جس طرح کہ آج وہ حضور والا کے زیر نگین ہے۔ اس لحاظ سے حضور والا کی یہاں تشریف آوری ہندوستان کی تاریخ میں جو گوناگون واقعات سے پُر ہے۔ اپنی نظیر نہیں رکھتی ہے اس لئے آپ کی تشریف آوری ہند میں ہمیشہ یادگار رہیگی۔

بادشاہ کے ساتھ دلی وفاداری رکھنا ہندوستانیوں کی سب سے بڑی صفت ہے۔ جو اُن میں قدیم زمانہ کے رشیوں اور مذہبی پیشواؤں کی تعلیم نے نہایت قدیم زمانہ ہی میں پیدا اور پختہ کر دی تھی۔ حضور والا کی وسیع سلطنت جس میں آفتاب عالمتاب کبھی غروب نہیں ہوتا ہے اُس کے کسی حصہ کی رعایا آپ کی اس درجہ مطیع اور فرمانبردار نہیں ہے۔ جس قدر کہ ہندوستان کی رعایا۔

ہندوستان مختلف فرقوں اور مذہبوں کے لوگوں کا مسکن ہے جو بہت سی زبانیں بولتے ہیں۔ لیکن اس میں کلام نہیں ہے۔ کہ کوہ ہمالیہ سے لے کر رامیشورم جو جنوب میں ہے۔ اور پشاور سے برما کی آخری سرحد تک تمام رعایا حضور والا کی وفاداری اور اطاعت میں ایک زبان اور ایکدل نظر آتی ہیں۔ وہ آپ کی بذات ستودہ صفات اور تاج و تخت برطانیہ کے ساتھ یکساں عقیدت رکھتی ہیں۔ گو حضور والا اور ملکہ معظمہ کا اس دفعہ ہندوستان میں قیام بہت ہی مختصر ہوگا۔ تاہم آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے کہ آپ کی تشریف آوری سے رعایا میں حد درجہ کی مسرت پائی جاتی ہے۔ جس کا ہر شہر۔ ہر قصبہ اور ہر گاؤں میں نمایاں طریقہ میں اظہار کیا جائیگا جس سرگرمی اور شان کے ساتھ آپ کی اور ملکہ معظمہ کی ذات کے ساتھ دہلی میں اظہار محبت اور اطاعت ہو رہا ہے۔ دوسرے مقامات میں بھی اسی حیثیت سے اس کا اظہار کیا جائیگا۔

حضور والا کی تشریف آوری سے ہم لوگوں کے دلوں میں جو مسرت موجزن ہو رہی ہے۔ اسے ہماری ملکہ معظمہ کی موجودگی دوبالا کر رہی ہے اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ آپ ہماری ملکہ ہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ آپ کی ذاتی صفات کی تمام ہندوستانی تہ دل سے قدر و عزت کرتے ہیں۔

ہم سب کی دعا ہے کہ حضور والا اور ملکہ معظمہ ہمیشہ تندرست اور خوش و خرم رہیں۔ اور یہ کہ آپ کی عمر اور اقبال دراز ہوں۔ ہماری دلی خواہش ہے کہ حضور والا کے زیر سایہ ہندوستان ہمیشہ تک اور لگاتار امن و امان خوشحالی اور تسکین خاطر کے کاموں میں ترقی کرتا رہے۔ ہم سب کو یہ یقین اور اطمینان ہے۔ کہ حضور والا اور ملکہ معظمہ کو اس مطلب سے بڑھکر کوئی اور مقصد زیادہ عزیز نہیں ہے کہ آپ کی ہندوستانی رعایا کی خوشحالی میں دن بدن اضافہ ہوتا رہے۔

بادشاہ سلامت کا جواب

مبارکباد کے ایڈریس کے جواب میں ہمارے بادشاہ سلامت نے یوں گوہر افشانی فرمائی:۔ ہم ملکہ معظمہ کی طرف سے اور اپنی طرف سے آپ کے ایڈریس مبارکباد کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ آپ کے ایڈریس میں جن الفاظ میں ہندوستانی رعایا کی وفاداری اور اطاعت کا فرض بیان کیا گیا ہے۔ ان کا ہمارے دلوں پر بہت اچھا اثر ہوا ہے۔ اس ایڈریس نے ہمیں مبارکباد کے ان بیشمار پیاموں کی یاد دلادی۔ جو اس وقت ہماری اور ملکہ کی خدمت میں ہماری سلطنت کے گوشہ گوشہ سے جس میں ہندوستان نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ ہماری انگلستان میں تاجپوشی کے موقعہ پر روانہ کئے گئے تھے۔ ان مسرت خیز پیاموں کی ہمارے ہر فرقہ اور مذہب کی ہندوستانی رعایا نے اِس وقت بھی جبکہ ہم اور ملکہ معظمہ اس ملک میں رسم تاجپوشی ادا کرتے آئے ہیں۔ ہم پر دوبارہ بارش کی ہے۔

ہمیں اپنے گورنر جنرل صاحب سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کو اس ملک کے انتظام و انصرام میں ان کی قانونی کونسل کے ممبروں کی طرف سے جو ہندوستانی رعایا کے قائمقام ہیں۔ نہایت قابل قدر مدد ملی ہے۔ اور یہ کہ ان کی کونسل کے ممبروں نے ہر مفید کام میں اُن کی دل سے حمایت کی ہے۔

آپ صاحبان نے ہندوستان کی رعایا کی طرف سے ہمیں جو مبارکباد دی ہے۔ ہم اُسے تہ دل سے پسند کرتے ہیں۔ آپ اطمینان رکھیں کہ ہم کو کوئی اور بات اس درجہ عزیز نہیں ہے۔ جس درجہ کہ اپنی ہندوستانی رعایا کی بہبودی۔ جس کا آپ کے ایڈریس میں نہایت موزون الفاظ میں اظہار کیا گیا ہے۔ یعنی یہ کہ ہندوستان اور اس کی رعایا امن و امان و خوشحالی اور تسکین خاطر کے کاموں میں لگاتار و ہمیشہ تک ترقی کرتی رہے۔

شاہی جلوس کے متعلق کچھ اور

ہندوستانی عملہ کی پیشی

قلعہ میں والیان ریاست کو بادشاہ سلامت کی خدمت میں پیش کرنے سے پیشتر وائسرائے ہند نے بادشاہ کی خدمت میں اول آپ کے ہندوستانی عملہ کو پیش کیا۔ اس عملہ میں ذیل کے معزز اصحاب شامل ہیں۔ سر جان ہیوٹ پریزیڈنٹ صاحبان کمیٹی سر جیمز میکو بین۔ مہاراجہ صاحب گوالیار۔ مہاراجہ سر پرتاب سنگھ سابق فرمانروائے ایدر۔ نواب سر محمد اسلم خان۔ نواب صاحب رامپور۔ مہاراجہ صاحب بیکانیر۔

تماشائیوں کا ہجوم

دہلی کی شاہی مسجد کے آگے تماشائیوں کا ہجوم سب سے زیادہ تھا۔ جہاں گونا گون طرز کی پوشاکوں۔ پگڑیوں اور ٹوپیوں والے ہر فرقہ اور طبقہ کے لوگ کھڑے اور بیٹھے ہوئے تھے۔ دہلی دروازہ کے نزدیک سکولوں کے کئی ہزار ہندوستانی اور یورپین طالب علم ہاتھوں میں جھنڈیاں لئے اور مختلف قسم کی وردیاں پہنے ہوئے بیٹھے تھے۔ تمام طالب علموں نے بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ کو بڑے زور سے چیرز دیئے۔ اور شادمانی کے نعرے بلند کئے۔ چاندنی چوک میں تماشائیوں نے اس قدر خوشی کے نعرے بلند کئے کہ قلعہ سے جو سلامی توپوں کی داغی گئی تھی۔ وہاں اس کی آواز بالکل سنائی نہیں دی۔ چاندنی چوک اور ٹاؤن ہال کے تماشائیوں کو بادشاہ اور ملکہ کا دیدار سب سے عمدہ طریقہ میں نصیب ہوا۔ کیونکہ یہاں جگہ بہت فراخ تھی۔ اور سڑک بہت چوڑی۔ ٹاؤن ہال اور کلاک ٹاور کے پاس ایک پلٹن

راجپوتوں کی۔ ایک پلٹن سکھوں کی۔ ایک پلٹن انگریزوں کی اور ایک ہندوستانی رسالہ انتظام کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ جو تصویر ملکہ وکٹوریہ سرگباشتی کی ٹاؤن ہال کے قریب ہے۔ اُسے خوب آراستہ کیا گیا تھا۔ اور اس پر زر دوزی کا ایک شامیانہ اور چتر لگایا گیا تھا۔ جن لوگوں کو مختلف صوبوں کی گورنمنٹوں کی طرف سے دربار میں مدعو کیا گیا تھا۔ ان میں سے وہ لوگ جو جلوس میں شریک ہونے کا حق نہیں رکھتے تھے۔ اُن کے لئے ٹاؤن ہال میں جلوس دیکھنے کی نشستیں بنائی گئی تھیں۔ جلوس کی باقی سڑکوں پر بھی تماشائیوں کا اچھا ہجوم تھا۔

والیان ریاست کے جلوس کی دلفریبی

اس جلوس میں والیان ریاست۔ اُن کے مصاحبوں اور اُن کی فوجوں وغیرہ کی پوشاکیں۔ وردیاں۔ ساز و سامان۔ ہتھیار اور وضع قطع گوناگون طرز کی تھی۔ جن کا نقشہ الفاظ میں کھینچنا دشوار ہے تاریخ ہندوستان میں اس سے پیشتر کبھی بھی اس قدر والیان ریاست ایک جگہ جمع نہیں ہوئے تھے۔ اور نہ انہوں نے اپنی ذاتی خصوصیات اپنے شان و شوکت۔ اپنے جواہرات وغیرہ کا نمایاں طریقہ میں اظہار کیا تھا۔ کل سوا سو سے زیادہ والیان ریاست دہلی میں جمع ہوئے تھے۔ جن کی مقامی لحاظ سے ۱۴ ٹولیاں بنائی گئی تھیں۔ اور ہر ایک ٹولی میں سب سے بڑے والئے ریاست کی سواری باقی والیان ریاست سے آگے تھی۔ اگرچہ اس دربار کے موقع پر جو شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم مرحوم کے جشن تاجپوشی کے لئے منعقد ہوا تھا۔ والیان ریاست کو اپنے علم۔ نشان اور جھنڈے اُڑانے اور اپنے قومی باجے بجانے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ لیکن اس دفعہ دربار میں ان سب باتوں کے کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ اور ہر والئے ریاست کے اس کے ماہی مراتب۔ اس کے جھنڈے۔ اس کے نشانات۔ اس کے علم۔ اس کا عصا اس کا چتر تھا۔ اور اس کا ریاستی باجہ جس میں ڈھول۔ جھانجھ۔ تُری اور مختلف قسم کے باجے تھے۔ بجتا جاتا تھا۔ اُن کے سروں پر چنور ہو رہا تھا۔ سونے چاندی کی چھڑیاں چوبداروں کے ہاتھ میں تھی۔

والیان ریاست کے جلوس میں سب سے آگے نواب صاحب حیدرآباد ایک عمدہ چوکڑی گاڑی میں سوار تھے۔ آپ کے باڈی گارڈ کی وردیاں بھی زرد تھیں۔ آپ کے جلو میں حیدر آباد کے لانسرز رسالہ تھا۔ جس کی وردی سبز تھی۔ مگر پٹیاں اور پرتلے زرد تھے۔ پھر مہاراجہ صاحب بڑودہ ایک خوبصورت چوکڑی میں جس میں سیاہ گھوڑے جُتے ہوئے تھے سوار تھے۔ ان گھوڑوں کا ساز بھی سیاہ تھا۔ دور سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ بغیر ساز کے گھوڑے گاڑی میں جُتے ہوئے ہیں۔ آپ کے باڈی گارڈ کی وردی جس میں سمور لگے ہوئے تھے۔ اس انگریزی فوج کی سی تھی جسے ہُسار کہتے ہیں۔ مہاراجہ صاحب کشمیر کی چوکڑی کا ساز زریں تھا۔ آپ کے جلو میں ایک لانسرز رسالہ تھا۔ راجپوتانہ کے والیان ریاست کی سواریوں کے آگے مہارانہ صاحب اودے پور کی سواری تھی۔ آپ کا باڈی گارڈ بدن پر آہنی زرہ بکتر اور سروں پر آہنی خود پہنے ہوئے تھا اور ان کے ہاتھوں میں قدیم طرز کی مضبوط ڈھالیں تھیں۔ بیگم صاحبہ بھوپال برقع پہنے ہوئے گاڑی میں سوار تھیں۔ آپ کے سر پر ایک نہایت بیش قیمتی تاج نما ٹوپی تھی۔ جس کے جواہرات جگمگ جگمگ کر رہے تھے آپ کے جلو میں لانسرز رسالہ تھا۔ مہاراجہ صاحب اندور کی گاڑی میں سونے اور بلور کا کام تھا۔ آپ کے باڈی گارڈ کی وردی زرد تھی شاہزادہ رنجیت سنگھ والئے جام نگر (کاٹھیاواڑ) کی گاڑی بالکل نقرئی تھی۔ آپ کے باڈی گارڈ کی وردیاں تین رنگ کی تھیں یعنی سبز۔ سُرخ اور سُنہری۔ مہاراجہ صاحب پٹیالہ کا لباس نہایت شاندار تھا۔ جس کا رنگ زرد اور نیلا تھا۔ اور جس کا سامنا بیش قیمت جواہرات سے بسا ہوا تھا۔ ان جواہرات میں ہیرے اور زمرد لگے ہوئے تھے۔ آپ کے جلو میں لانسرز رسالہ تھا۔ جس کی وردی سبز اور سنہری تھی۔ راجہ صاحب کپورتھلہ کی گاڑی نقرئی تھی۔ اور ان کے باڈی گارڈ کی وردی نیلی اور سفید تھی۔ مہاراجہ صاحب بھوٹان اور سکم کے ہمراہیوں کی وردیاں انوکھی تھیں۔ بھوٹانی گارڈ کی ٹوپیاں نیلے اور سبز رنگ کی تھیں۔ جن کی وضع نرالی تھی۔ اور سکمی گارڈ کے سروں پر عورتوں کی سی چوٹیاں تھیں۔ جن پر سوئٹر کی تھوتھڑی کی سی ٹوپیاں تھیں۔ بلوچستان کے والیان ریاست کا لباس سادہ تھا۔ اور وہ گھوڑوں پر سوار تھے۔

مختصر یہ کہ شہر دہلی میں بادشاہ اور ملکہ کے داخلہ کا جو عالیشان جلوس نکالا گیا تھا۔ وہ ہر حیثیت سے نرالا اور بے نظیر تھا اس کے اُس حصہ کی جسے والیان ریاست کا جلوس کہتے ہیں بعض چیزیں ایسی انوکھی تھیں۔ جن کو دیکھ کر بے اختیار ہنسی آجاتی تھی۔ اور بعض چیزیں ایسی نفیس تھیں۔ جن کی تعریف زبان سے خود بخود نکل جاتی تھی۔ الغرض اس میں کلام نہیں کہ یہ جلوس ہمارے شہنشاہ جمجاہ اور شہنشاہ بیگم کی شان کے شایان تھا جو اُن لوگوں کو عمر بھر یاد رہیگا۔ جن کو خوش قسمتی سے اس کے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ (باقی آیندہ)

کچھ اپنی نسبت

الحکم کی بے ترتیب اشاعت نے مخالفین کو خوش ہونیکا موقع دیا ہے اور ان میں سب سے زیادہ بلکہ اکیلا خوشی کرنیوالا امرتسری منکر ہے وہ تغلیں بجاتا ہے کہ اس نے الحکم پر بجلی گری والا مضمون جو لکھا تھا وہ پورا ہوا ہے۔ میں سردست اس پر کچھ نہیں کہتا۔ انشاء اللہ العزیز وقت آتا ہے جو اسے جواب دیگا۔ اگر وہ شرافت اور متانت سے کام لیتا۔ تو ایسی خوشی سے جو اسکی اخلاقی حالت کی پردہ در ہے باز رہتا۔ وہ دیکھتا کہ اخبار الحکم نے احمدی قوم میں خدا کے فضل اور تائید سے وہ روح پیدا کر دی ہے کہ احمدی قوم اپنی ستہ ضروریہ میں اخبار کو بھی ایک ضرورت سمجھتی ہے اور اسی جوش اور شوق کا نتیجہ ہے کہ الحکم کا کام کرنے والے اس وقت تین اخبار اور چار رسالے موجود ہیں۔ خصوصاً احمدی امرتسری منکر کی نخوت اور تعلی کا کیڑا نکالنے کے لئے الحکم سے بھی زیادہ اپنے قلم میں قوت رکھتا ہے۔ پھر اس کے لئے کونسا خوشی کا مقام تھا۔ علاوہ بریں احمدی قوم (خدا نہ کرے) ایسی بے حمیت اور بے پرواہ نہیں کہ وہ اپنے پیشرو جریدہ کی قدر نہ کرے۔ بہرحال امرتسری منکر کی خوشی کو چھوڑ کر جو بیہودگی کی دلیل ہے الحکم کے لئے یہ امر خوشی کا مقام ہے کہ اُس کی ان مشکلات میں جو مشین پریس کے اجرا کی وجہ سے پیدا ہوئی تھیں الحکم کے قدردانوں نے اعانت کے ہاتھ بڑھایا ہے۔ میں نے پہلے بھی ظاہر کیا تھا کہ الحکم کی اعانت کے لئے جو عملی تحریک حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمائی ہے کہ احباب دس دس روپیہ اس فنڈ میں دیدیں انشاء اللہ بابرکت ہوگی اور اس کے اثر میں میں دیکھتا ہوں کہ لالہ دینا ناتھ صاحب ایڈیٹر ہندوستان نے بھی دس روپیہ اس فنڈ میں دینے پسند کئے ہیں۔ ان کا روپیہ پہنچ گیا ہے اور میں خصوصیت سے ان کا شکرگزار ہوں۔ کہ انہوں نے باوجود غیر مذہب ہونے کے الحکم کے احیاء اور بقا کی ضرورت سمجھی۔

لالہ دینا ناتھ صاحب نے جس اصول پر الحکم کی اعانت کی ہے۔ وہ میرے لئے ایک قیمتی چیز ہے۔ انہوں نے اپنے خط میں ظاہر کیا ہے کہ الحکم کی اعانت اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ایک نیکدل اور بااصول اخبار نویس کے ہاتھ میں ہے گو یہ اُن کا حسن ظن ہے لیکن ایک کامیاب اخبار نویس اور ہندو قوم کے ایک مسلمہ لیڈنگ پیپر کے ایک ایڈیٹر کی قلم سے یہ رائے اخبار الحکم کی قدر و قیمت میں بیش قیمت اضافہ ہے اس سے مسلمان اخبار نویسوں کو سبق لینا چاہئے۔ جہاں مسلمان اخباروں میں سے امرتسری منکر کی وہ حالت ہے کہ وہ الحکم کی مشکلات مالی پر خوش ہوتا ہے وہاں ایک ہندو اخبار (جس کو امرتسری منکر مخالف قرار دیتا ہے حالانکہ لالہ دینا ناتھ صاحب نے آجتک احمدی سلسلے کے متعلق ایک لفظ بھی خلاف نہیں لکھا) اپنی وسعت حوصلہ کا اس طرح اظہار کرتا ہے۔ جس سے اس کی شرافت عیاں ہے۔

مجھے ایسی مدد کے لینے میں قطعاً انکار نہیں ہو سکتا اور نہیں ہونا چاہئے۔ میں اسے ھذا من عند اللہ سمجھتا ہوں بہرحال حضرت صاحبزادہ صاحب کی اس عملی تحریک پر کام شروع ہو گیا ہے۔

میں ان خطوط کو اس وقت درج نہیں کر سکتا۔ آیندہ خدا تعالیٰ نے چاہا تو سلسلہ وار درج کر دونگا۔ فی الحال اس مضمون کے آخر میں اُن بزرگوں کے نام درج کر دیتا ہوں۔ جنہوں نے اس وقت تک اس غرض کے لئے روپیہ بھیجا ہے یا وعدہ فرمایا ہے۔ اس فہرست کے دینے سے پہلے میں اتنا اور کہنا چاہتا ہوں کہ احمدی قوم! فرض شناس قوم کی جیب پر کچھ شک نہیں بہت بڑا بوجھ ہے۔ مگر یہ بھی اُس کی ایسی ہی ضرورت ہے جو دوسری ضرورتوں کی طرح اٹل ہے۔ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ متوقع ہوں کہ وہ الحکم کی غیبی امداد کرے گا۔ اور نیکی اور بھلائی کے فرشتے قوم میں وہ روح پیدا کر دیں گے۔ جو اُس کی اعانت کے لئے اُٹھ کھڑی ہوگی میرے خیال میں جو لوگ یکمشت نہ دے سکیں۔ وہ دو یا تین قسطوں میں ادا کر دیں۔ غرض ضرورت ہے۔ کہ الحکم کی اعانت کی جاوے۔

فہرست معاونین

(۱) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب — عہ
(۲) بابو عبدالرزاق صاحب سٹیشن ماسٹر — عہ
(۳) میاں غلام رسول صاحب تہیم انسپکٹر — عہ
(۴) شیخ ہاشم علی صاحب گردار — عہ
(۵) منشی برکت علی صاحب شملہ — للعہ
(۶) لالہ دینا ناتھ صاحب ایڈیٹر ہندوستان — عہ
(۷) مولوی اختر علی صاحب انسپکٹر بھاگلپوری — عـہ/ صہ

ملفوظات الامیر

مسلمان مومن

ایک شخص نے عرض کی کہ مسلمان اور مومن میں کیا فرق ہے۔ فرمایا۔ قرآن شریف میں اسلام کو ایمان بھی کہا گیا ہے ۔

انشورنس

ایک شخص نے عرض کی کہ کیا یہ جائز ہے کہ میں اپنی زندگی کو انشیور کراؤں تاکہ میرے بال بچے کے واسطے بعد میں روپیہ جمع ہو ۔ فرمایا کیا تم رازق ہو خدا کے پاس اُن کے لئے چندہ جمع کراؤ ۔

نعمت کی قدر کرو

فرمایا۔ انسان تندرستی کی حالت میں بیمار کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اسی طرح حسین جمیل۔ بدشکل کو حقارت سے دیکھتا ہے۔ اسی طرح حسین جمیل۔ بدشکل کو حقارت سے دیکھتا ہے۔ امراء غربا کو حقارت سے دیکھتے ہیں۔ بعض آسودہ حال لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو خشیت اللہ بہت ہوتی ہے اور اسی غرض سے کہ ہماری راحت قائم رہے ضرورتمندوں کی دستگیری کرتے ہیں جس طرح دُنیا کے مفلس ہوتے ہیں اسی طرح دین کے مفلس بھی ہوتے ہیں۔ ان کی بھی دستگیری ضروری ہے ۔

فرمایا جب آدمی مصیبت میں پڑتا ہے تو پھر سوچنے لگتا ہے۔ لیکن مبارک ہیں وہ لوگ جو پہلے ہی سوچ سمجھ کر کام کرتے ہیں اور مخلوق کی ہمدردی میں مصروف رہتے ہیں۔ تاریخ پر لوگ غور نہیں کرتے۔ اور صحابہ کرام کے حالات پر تدبر نہیں کرتے یہود کے حالات کو دیکھو اور ہندوستان کے بادشاہوں کے حالات کی طرف توجہ کرو۔ انسان جب جب بڑھتا ہے اور طغیانی کرنے لگتا ہے تو اُس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا ۔

عمل کرو

فرمایا مرزائی بننے یا احمدی کہلانے سے نجات حاصل نہیں ہوتی۔ کام کرنا چاہئے ۔

تکبر نہ کرو

فرمایا انسان منی سے بنا ہے منی کے بھی ایک کیڑے سے کیڑے کو پھر چوسنے اور حرکت کرنے کی طاقت ہے۔ اور آگے چلو تو انسان صرف مٹی سے بنایا گیا ہے۔ جس میں حرکت بھی نہیں وہ ترابی حالت بھی اس پر آچکی ہے۔ پھر جب یہ جوان ہوتا ہے کیسی کیسی چستیاں دکھلاتا ہے۔ کبھی قطب جنوبی کو جاتا ہے۔ کبھی قطب شمالی کو پھر جوانی کے دن بھی گذر جاتے ہیں۔ انسان کہتا ہے چٹا پٹ گذر گئے۔ حالانکہ چٹا پٹ کہاں گذرے سالہا سال لگتے ہیں تب جوانی کے دن گذرتے ہیں۔ صحت اور طاقت کے دنوں کی قدر نہیں کی جاتی۔ کھیل کے وقت لڑکے خیال کرتے ہیں کہ دین دُنیا کیا چیز ہے۔ وہی کھیل کا میدان اور ہوا ان کا مقصد ہوتا ہے ۔

سلطان محمود کی غلطی

فرمایا سلطان محمود پر اللہ تعالیٰ رحم کرے اُس نے عربی کی بجائے فارسی دفتر جاری کئے۔ اس لئے مسلمانوں کا عربی کے ساتھ تعلق کم ہو گیا فارسی کے لئے بہت کوششیں کی گئی تھیں اب اُس نے بھی ہندوستان سے ڈیرہ ڈنڈا اُٹھا لیا عرب کی زبان سے تعلق گیا تو اہل عرب اور قرآن سے دلچسپی گئی۔ دین میں ضعف آگیا۔ قرآن شریف کا شغل دن بدن گھٹتا چلا گیا۔

سادگی اختیار کرو

فرمایا آجکل مسلمان سادگی کو نہیں جانتے خواہ مخواہ اپنے اخراجات بڑھا لیتے ہیں۔ جس مسلمان کو دیکھو ہزاروں کا مقروض ہے۔ محنت کے وقت عذر کر دیتے ہیں۔ کہ ہم سے محنت نہیں ہو سکتی اور چاہتے ہیں کہ کھانا پینا اچھا ملجائے۔ دیکھو میں باوجود اس پیرانہ سالی اور ضعف کے اپنی دوکان چلاتا ہوں۔ بہت سے بیماروں کو روز دیکھتا ہوں۔ گو یہ رزق کے لئے ایک پردہ ہی ہے ۔

یہ آیت حدیث نہیں ہے

فرمایا بعض فقرات اس طرح مشہور ہو جاتے ہیں کہ ناواقف انھیں قرآن شریف کی آیت یا کوئی حدیث خیال کرنے لگتے ہیں۔ حالانکہ وہ کلمہ نہ قرآن شریف میں ہوتا ہے نہ کسی حدیث میں اسی قسم کے کلمات میں سے ایک ہے لا صغیرۃ فی الکبائر۔ اور ایسا ہی ایک اور کلمہ کسی اور کا بنایا ہوا ہے لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ ۔

مذہب محدثین

فرمایا نیل الاوطار محلی بن حزم فتوحات مکیہ ان کتابوں کے دیکھنے سے محدثین کے مذہب کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔ یہی اعلیٰ درجہ کی کتابیں ہیں جو محدثین کے مذہب کو ظاہر کرتی ہیں۔

حادث

فرمایا کل موجودات محسوسات جن کا ہم کو علم ہے وہ تو سب حادث ہیں باقی وہ چیزیں جو ہمارے مشاہدہ سے باہر اُن کی نسبت بحث کرنی کی ہم کو ضرورت نہیں جو اعیان و عوارض ہم نے دیکھے ہیں وہ سب حادث ہیں ۔

خدا تعالیٰ کی ذات غنی ہے

فرمایا مولوی محمد اسمعیل شہید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا لکھنؤ میں ایک فلسفی سے مباحثہ

ہوا - مولوی صاحب نے اُسے کہا کہ ہم تمہارے فلسفہ کے اصول کے مُطابق بحث نہیں کرتے۔ ہم تو اس طرح سے فیصلہ کرنے کو طیار ہیں کہ تو اور ہم ایک کوٹھری میں بند ہو کر بیٹھ جائیں اور پھر دیکھیں کہ خداتعالیٰ خود ہی اصل بات کو کس طرح ظاہر کر دیتا ہے اس بات کو سنکر حضرت (مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے فرمایا کہ اگرچہ اس طریق سے فیصلہ کرنے کے لئے کوئی شخص مولوی محمدؐ اسمعیل صاحب کے مقابلہ پر نہیں آیا۔ تاہم یہ ایک خطرناک بات ہے کیونکہ خداتعالیٰ کی ذات تو غنی ہے ؀

کربلا کیوں متبرک

فرمایا تعجب ہے اہل شیعہ کربلا کو متبرک سمجھتے ہیں اور وہاں اپنے مردوں کی لاشیں لے جاتے ہیں اور اُسی جگہ دفن کرتے ہیں حالانکہ کربلا تو وہ مقام ہے کہ جہاں حضرت امام حسینؓ پر ایسی سخت مصیبت اور تکلیف وارد ہوئی تھی۔

عناصر میں تمیز

فرمایا کہ مثنوی میں لکھا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ عناصر میں تمیز اور ادراک نہیں ہوتا۔ مگر دیکھو پانی نے نوح کو اور اُن کے دشمنوں کو پہچان لیا اور اسی طرح پانی نے موسیٰ اور فرعون کو پہچان لیا اور ہر ایک کے ساتھ اس کے مناسب حال سلوک کیا۔ اور آگ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو پہچان لیا۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ کلر زمین میں گناہ بہت ہوتے ہیں اور باغ والی زمین میں نیکیاں بہت ہوتی ہیں۔ کیونکہ سبزہ زار کے درخت بھی تسبیح کرتے ہیں ؀

بیڑا غرق کرنیوالے وظیفے

ایک شخص نے عرض کی کہ مجھے ایک صاحب نے یہ وظیفہ بتایا ہے کہ تم ہر روز یا خضر یا خضر پڑھتے رہا کرو۔ روزانہ تین روپے تم کو ملجایا کرینگے۔ فرمایا جبسے کہ مسلمانوں نے یہ وظیفے شروع کئے ہیں تب ہی سے ان کا بیڑا غرق ہونے لگ گیا ہے ؀

اذان پر کیوں ناراض ہوتے ہیں

فرمایا تعجب ہے کہ ہندو اور سکھ آپس میں ایک دوسرے کو گالیاں بلند آواز سے دیتے ہوئے سُنتے ہیں اور بُرا نہیں مناتے۔ لیکن جب اذان سنتے ہیں تو سخت ناراض ہوتے ہیں۔ حالانکہ اذان میں خداتعالیٰ کی تعریف اور اچھی باتیں ہیں۔ اور کیا ہی پیاری کلمات ہیں۔ ذٰلک بانھم قوم لا یعقلون

شہید

فرمایا شہید پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ مطعون جو طاعون سے مری مبطون۔ جو دستوں کی بیماری سے مرے ؀ جسپر دیوار گرے اور وہ مرجائے جو پانی میں ڈوبکر مرجائے۔ شہید فی سبیل اللہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑکر مرجائے۔ شہادت کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایمان بھی ہو ورنہ ابوجہل بھی تو ارے مارا گیا تھا ؀

قیامت میں سایہ کس کو ملیگا ؀

فرمایا حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے سوائے کسی چیز کا سایہ نہوگا۔ اور وہ سایہ سات شخصوں کو ملیگا (۱) امام عادل۔ منصف بادشاہ۔ (۲) جوان جو اپنی جوانی میں خداتعالیٰ کی عبادت میں لگا رہا ہو (۳) وہ آدمی جسکا دل مسجد ہی میں لگا رہتا ہے ہر وقت اس خیال اور انتظار میں ہے کہ کب نماز کا وقت ہوتا ہے کہ مسجد کو جائے۔ (۴) وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے دوستی کرتے ہیں۔ (۵) وہ شخص جسکو کوئی بڑے رُتبہ والی خوبصورت عورت بُلائے۔ مگر وہ اللہ تعالیٰ کے ڈر کے سبب نہ جائے (۶) وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی شاہنشاہی کے خوف سے ڈر کر علیحدگی میں بیٹھ کر رو دے۔

بدعت

فرمایا باوجود حاجت کے جو کام آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہوا ہو اُس کو بدعت کہتے ہیں ؀

خداتعالیٰ کی ناراضگی کی ایک علامت

فرمایا جب خداتعالیٰ کسی پر ناراض ہوتا ہے تو اُسے جھوٹ بولنے کی عادت بہت ہو جاتی ہے ؀

یہ تفریق کیوں

فرمایا اس ملک میں عورتیں نماز کے وقت سینے پر ہاتھ باندھتی ہیں۔ اور مرد نیچے۔ معلوم نہیں یہ فرق کس طرح پیدا ہُوا قرآن شریف اور حدیث میں اس کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔

قرض سے بچو

فرمایا قرضدار آدمی جھوٹا ہو جاتا ہے۔ وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا۔ اور بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے ؀

عبودیت

فرمایا ہر حال میں اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو عبودیت سکھاتا ہے مثلاً زبان کو حکم ہے کہ جھوٹ نہ بولے یہ بھی عبودیت ہے۔ پھر سچ بولنے کے متعلق فرمایا کہ غیبت نہ کرو۔ گو بات سچی ہی ہو ؀ پھر فرمایا کہ لنگڑے کو لنگڑا نہ کہو گو وہ ہے اور سچ ہے مگر ایسا کہنے سے بھی منع فرمایا۔ ایسا ہی بعض مجاز کے بولنے سے بھی منع فرمایا ہے ؀

تراویح

فرمایا میں نے ایک دفعہ سورۃ جمعہ پر شب پڑھا۔ اور ارادہ کیا کہ سورۃ جمعہ کی تفسیر کو طبع کرا کر ایک آنہ فی کاپی کے حساب سے فروخت کرینگے اس زمانہ میں کالج بنانے کا خیال تھا اور چندہ کی ضرورت تھی۔ خیال ہوا کہ اس کا روپیہ اس چندہ میں لگا دینگے جب وقت نماز میں سجدہ میں گیا تو الہام ہوا کہ قل ما عند اللہ خیر من اللھو ومن التجارۃ و اللہ